تنظیم اسلامی کا ترجمان

13

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

18 تا 24 رجب المرجب 1440ھ/ 26 مارچ تا 2 اپریل 2019ء

اسوۂ رسول ﷺ کامیابی کا ذریعہ

آج غلبۂ اسلام کے لیے لوگوں کے جذبے میں کمی نہیں ہے' لیکن صحیح لائحہ عمل پیش نظر نہ ہونے کے باعث تحریکیں اِدھر اُدھر بھٹک رہی ہیں اور ان کا حال بالفعل یہ ہو گیا ہے کہ ؎

نشانِ راہ دکھاتے تھے جو ستاروں کو
ترس گئے ہیں کسی مردِ راہ داں کے لیے!

اسلامی انقلاب کے لیے صحیح لائحہ عمل اختیار کرنا ہوگا جو صرف اُسوۂ رسول ﷺ میں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ یعنی تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ کی شخصیت اور حیاتِ طیبہ میں ایک بہت عمدہ نمونہ موجود ہے۔ لیکن اس ''اسوۂ حسنہ'' سے استفادے کی تین شرائط ہیں' جو ساتھ ہی بیان فرما دی گئی ہیں: ﴿لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝﴾ یعنی اس سے استفادہ وہی کر سکیں گے (1) جو اللہ سے ملاقات کے امیدوار ہیں' (2) جو یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں' اور (3) جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہی لوگ اس اسوۂ حسنہ سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جیسے قرآن ''هُدًى لِّلنَّاسِ'' یعنی تمام نوعِ انسانی کے لیے ہدایت ہے' لیکن اس کی ہدایت سے فائدہ وہی لوگ اٹھا سکیں گے جن کے اندر تقویٰ موجود ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم کے آغاز ہی میں واضح کر دیا گیا کہ یہ ''هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ'' ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

اداریہ: اسلاموفوبیا

نیکی کا ہمہ گیر تصور

حزب اللہ بمقابلہ حزب الشیطان

کرتی ہے حاجت شیروں کو رُوباہ

یہود اور ہم

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

اہلِ ایمان کو ہر نیک عمل کا بدلہ ملے گا

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاء — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیت: 93، 94

وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝

آیت ۹۳ ﴿وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ﴾ ’’اور انہوں نے اپنے معاملے کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا۔‘‘

بقول اقبالؒ:

اُڑائے کچھ ورق لالے نے، کچھ نرگس نے، کچھ گُل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری!

یہ مضمون سورۃ الحجر میں اس طرح بیان ہوا ہے: ﴿كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝﴾ ’’(یہ اسی طرح کی تنبیہ ہے) جس طرح ہم نے ان تفرقہ بازوں کی طرف بھیجی تھی۔ جنہوں نے اپنے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تو (اے محمد ﷺ) آپ کے رب کی قسم! ہم ان سب سے پوچھ کر رہیں گے‘‘۔ اس کیفیت کی عملی تصویر آج اُمتِ مسلمہ میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ آج ہمارے ہاں صورت حال یہ ہے کہ ہر جماعت‘ گروہ یا مسلک کے پیروکاروں نے قرآن کا کوئی ایک موضوع اپنے لیے مخصوص کرلیا ہے اور ان لوگوں کے نزدیک بس اسی کی اہمیت ہے اور وہی کُل دین ہے۔ الغرض ہر گروہ کے ہاں کتاب اللہ کی چند آیات پر زور ہے اور باقی تعلیمات کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ چنانچہ آج کے اس دور میں قرآن کو ایک وحدت کی حیثیت سے پیش کرنے کی اشد ضرورت ہے‘ جس کے لیے ہر صاحبِ علم کو استطاعت بھر کوشش کرنی چاہیے۔

﴿كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝﴾ ’’یہ سب کے سب ہماری ہی طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔‘‘

آیت ۹۴ ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ﴾ ’’تو جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا اور وہ مومن بھی ہوگا تو اس کی سعی و کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔‘‘

اللہ تعالیٰ ’’الشکور‘‘ (قدر دان) ہے۔ اگر کسی کے دل میں ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت موجود ہے تو اس کے اخلاص اور ایثار کے مطابق اس کے ہر نیک عمل کی جزا دی جائے گی۔ ایسے کسی شخص کے چھوٹے سے عمل کی بھی ناقدری نہیں کی جائے گی۔

رہے وہ لوگ جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے لیکن نیکی اور بھلائی کے مختلف کام بھی کرتے ہیں تو اللہ کو ان کے ایسے کسی عمل سے کوئی سروکار نہیں۔ بہر حال جو کوئی بھی نیکی کا کوئی کام اللہ کی رضا اور آخرت کے اجر کی نیت کے بجائے محض دکھاوے یا کسی اور غرض کی بنا پر کرے گا تو اسے اس کا کوئی اجر آخرت میں نہیں ملے گا۔

﴿وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝﴾ ’’اور ہم اُس کے لیے (اس کے اعمال کو) لکھ رہے ہیں۔‘‘

خالص ہماری رضا کے حصول کے لیے یا ہمارے دین کی سربلندی کے لیے جو جہاں اور جب کوئی عمل انجام پا رہا ہے ہم اسے اپنے ہاں لکھ رہے ہیں تاکہ ایسے ہر ایک عمل کا پورا پورا اجر دیا جائے۔

فرمان نبوی

بیمار پرسی کی فضیلت

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَإِنْ عَادَہٗ عَشِیَّةً إِلَّا صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَكَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّةِ))

(جامع ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ’’جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔‘‘

تشریح: مسلمان کی بیماری پرسی کا بڑا اجر و ثواب ہے جب کوئی مسلمان کسی بیمار مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جب تک عیادت سے واپس نہ آئے برابر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے فیض یاب ہوتا رہتا ہے۔ گویا وہ اپنے اس انسانی اور اخلاقی ہمدردی و مروت کی بنا پر آخرت کے اجر و ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
18 تا 24 رجب المرجب 1440ھ جلد 28
26 مارچ تا 2 اپریل 2019ء شمارہ 13
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 79-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 15 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 600 روپے
بیرونِ پاکستان
انڈیا ------------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

اسلاموفوبیا

نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ میں نمازِ جمعہ کے دوران فائرنگ، پچاس (50) افراد کو شہید کر دینا اور بہت سے لوگوں کو زخمی کر دینا اس کو کسی شخص یا گروہ کا مسلمانوں کے خلاف صرف ایک ظالمانہ فعل قرار دینا ایک غلطی ہوگی۔ یہ اصل صورتِ حال کو نہ سمجھنا ہے۔ یہ محض مسلمانوں پر حملہ نہیں تھا درحقیقت یہ اسلام پر حملہ تھا۔ مغرب کا میڈیا، امریکہ اور یورپ کے دوسرے دانشور اپنے حکمرانوں کے زیر اثر کام کرتے ہیں بلکہ صحیح تر الفاظ میں ان ہی کی دکھائی ہوئی راہ پر چلتے ہیں۔ یہ افراد اور ادارے جو ماحول اور فضا پیدا کر رہے تھے یہ سانحہ اُس کا لازمی اور منطقی نتیجہ تھا۔ جس شخص کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلائی گئی اُس بندوق پر لکھے ہوئے حروف ہمیں ایک واضح پیغام دیتے ہیں اور ہمارے موقف کی تائید کرتے ہیں۔ آسٹریلوی شہریت رکھنے والا اٹھائیس (28) سالہ برنٹن ٹرنٹ فوجی یونیفارم پہن کر جب نمازِ جمعہ ادا کرنے والے مسلمانوں پر حملہ آور ہوتا ہے تو اس کی گن پر اُس کی پانچ آئیڈیل شخصیات کے نام درج ہوتے ہیں: (1) وہ طالب علم جس نے دو مہاجر بچوں کو قتل کیا۔ (2) الیگزینڈر نامی وہ شخص جس نے کینیڈا کی مسجد پر حملہ کر کے 6 نمازیوں کو شہید کیا۔ (3) البانیہ کا سکندر برگ جس نے خلافتِ عثمانیہ کے خلاف بغاوت کی تھی (4) ایک فوجی افسر جس نے ایک معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ترک مغویوں کو قتل کر دیا تھا اور پانچواں (5) چارلیس مارٹل جس نے اسپین کی جنگ بلاط میں مسلمانوں کی فوج کو شکست دی تھی۔ اس دہشت گرد کی انتہائی پسندیدہ شخصیات میں ڈونلڈ ٹرمپ بھی شامل ہے۔ اس کے بے خوف اور نڈر ہونے کا اندازہ کریں کہ اُس نے اِس دہشت گردی کے ارتکاب سے چند دن پہلے فیس بک پر اپنا سارا پروگرام افشاں کر دیا تھا۔ اُس نے 74 صفحات پر مشتمل اپنا منشور بھی تحریر کیا ہوا تھا۔ قاتل 17 منٹ تک اس خون ریزی کو فیس بک پر لائیو نشر کرتا رہا۔ سوشل میڈیا کمپنیوں نے اس وڈیو کو فوری طور پر نہیں ہٹایا بلکہ کچھ دیر بعد یہ کام کیا لیکن اس وڈیو کو دوبارہ اپ لوڈ کر کے اسی روز ٹویٹر اور یوٹیوب پر فراہم کر دیا گیا۔ گویا کہ یہ عالمی سوشل میڈیا کمپنیاں اس دہشت گردی کو علی الاعلان سپورٹ کر رہی تھیں۔ اگر امریکہ اور یورپ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوا ہے وہ ہمارے یعنی امریکی اور یورپی معاشرے کا عکاس نہیں ہے تو اس کو گزشتہ بلکہ دو تین عشروں میں ہونے والے واقعات سے غلط ثابت کیا جا سکتا ہے۔ وہاں کا یہودی کنٹرولڈ میڈیا جو چاہے دعویٰ کرے، حقیقت یہ ہے کہ صرف ماضی بعید کی تاریخ سے نہیں بلکہ ہم ماضی قریب کے واقعات سے بھی ثابت کر سکتے ہیں کہ امریکہ اور یورپ کی ایلیٹ اور حکمران ہی نہیں عوام بھی بدترین نسلی اور مذہبی تعصب کا شکار ہیں۔ مسلمانوں پر انتہا پسندی کا الزام لگانے والے درحقیقت خود انتہا پسند ہیں۔

2000ء میں جونیئر بش کے صدر منتخب ہونے کا اعلان ہوا تو امریکہ میں ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے کہ بش دھاندلی کا مرتکب ہوا ہے۔ انتخابی نتائج روک لیے جاتے ہیں۔ کیس سپریم کورٹ میں چلا جاتا ہے۔ ایک ماہ تک یہ اعلان نہیں ہو سکتا کہ کون نیا صدر ہوگا۔ ایک ماہ بعد بش کا مخالف یہ کہہ کر کیس واپس لے لیتا ہے کہ اگرچہ دھاندلی ہوئی ہے لیکن مجھ سے امریکہ کی رسوائی اور جگ ہنسائی برداشت نہیں ہوتی۔ بش

اپنے اقتدار کے پہلے چار سال میں افغانستان اور عراق میں قیامت برپا کر دیتا ہے۔ لاکھوں مسلمان شہید ہو جاتے ہیں۔ 2004ء کے انتخابات میں بش کو امریکی عوام نے زبردست مینڈیٹ سے نوازا۔ اُن کا حریف آدھے نتائج سامنے آنے پر ہی ہار مان گیا۔ یہ وہی بش تھا جو چار سال پہلے دھاندلی کے باوجود معمولی مارجن سے جیتا تھا۔ اب امریکی عوام نے لاکھوں مسلمان مارنے کی خوشی میں بش کو ووٹوں سے لاد دیا۔ امریکی صدر ٹرمپ کو جو نیوزی لینڈ کے قاتل نے پسندیدہ شخصیت قرار دیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ یہودیوں کا خفیہ نہیں اعلانیہ ایجنٹ ہے۔ فرانس جو ڈیگال کے دور سے امریکہ سے دور رہنے کی پالیسی اختیار کیا ہوا تھا۔ وہاں کے عوام بھی دائیں بازو کے میکرون کو اپنا صدر منتخب کرتے ہیں۔ وہ دائیں بازو سے منسلک ہے یعنی مذہبی رجحان رکھنے والا۔ جرمنی میں مرکل کے بعد جس جماعت کے برسر اقتدار آنے کی توقع ہے وہ بھی دائیں بازو سے مطابقت رکھتی ہے۔ یورپ اور امریکہ ظاہری طور پر سیکولر جمہوریت کے دعوے دار ہیں۔ وہ مذہب اور ریاست کو الگ الگ رکھنے کے قائل ہیں۔ لیکن عملی طور مذہب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بھارت جو دنیا کی سب سے بڑی جمہوری ریاست ہونے کا دعوے دار ہے۔ اور سیکولرازم کا بہت بڑا علمبردار ہے۔ لیکن وہاں غیر ہندو سے جو سلوک ہو رہا ہے، وہ سب کے سامنے ہے۔ عجب تضاد ہے کہ ایک طرف کسی مسلمان کے پاس گائے کا گوشت برآمد ہو جائے تو نہ صرف اُس کا جینا دوبھر ہو جاتا ہے بلکہ بعض کو قتل بھی کر دیا گیا لیکن دوسری طرف بھارت بیف برآمد کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔

ہم کہنا چاہتے ہیں کہ حکمران، دانشور اور میڈیا ہی نہیں عوام بھی مسلمانوں کو اب برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ لہٰذا ووٹوں کے ذریعے ایسے حکمران برسر اقتدار لائے جا رہے ہیں جو مسلمانوں کو دنیا سے نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ یہودی جن کے پنجہ میں کبھی صرف فرنگ کی رگ جان تھی آج عالم کفر نے ملت واحدہ کی صورت اختیار کر کے یہود کو اپنی رگ جان ہی نہیں اپنا تن من دھن سب کچھ پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دیا ہے۔ اور یہ بھی ایک ظالم اتفاق ہے کہ سیکولر اور مذہب سے لاتعلق ہونے کا اعلان کرنے والے عالم کفر نے اپنا مرشد، اپنا رہنما اُس ملک کو بنایا ہے جو ایک مذہبی ملک ہونے کا علی الاعلان دعوے دار ہے۔ جس کا اعلان ہے کہ غیر یہودی اسرائیل کا شہری نہیں ہوگا۔ وہ اسرائیل جو اپنی الہامی کتاب تورات کی وجہ سے آئین بنانے سے انکاری ہے۔ دعویٰ یہ ہے کہ یہی کتاب اس کا آئین ہے۔ وہ اسرائیل جو کھلے بندوں انسانی مساوات کا قائل نہیں۔ اپنے ملکی اور قومی مفاد کے خلاف کسی عالمی قانون کو کوئی اہمیت دینے کو تیار نہیں۔ جو سلامتی کونسل کی قراردادوں کو پائے حقارت سے ٹھکرا چکا ہے۔ یہ باغی ملک اپنے ملک کے نقشے میں دوسری ریاستوں کے علاقوں کو شامل کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا۔ وہ عالمی قوتوں خاص طور پر سپریم امریکہ اور یورپ کو تگنی کا ناچ نچا رہا ہے۔ وہ اس کے ہاتھوں بلیک میل ہوتے ہیں اور شرم محسوس نہیں کرتے۔

قرآن پاک یہود اور مشرکین کو مسلمانوں کے بدترین دشمن قرار دیتا ہے۔ علاوہ ازیں یہود و نصاریٰ کو بھی مسلمانوں کا دشمن اور ایک دوسرے کا دوست قرار دیتا ہے، عجب بات یہ ہے کہ جب قرآن پاک نازل ہوا اس وقت یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے بدترین دشمن تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت اپنی اس کتاب میں یہ پیش گوئی فرما رہے ہیں کہ بالآخر یہود و نصاریٰ دوست بن جائیں گے اور دونوں مسلمانوں کے دشمن ہوں گے۔ البتہ مشرکوں اور یہودیوں کو نصاریٰ کی نسبت زیادہ بڑا دشمن قرار دیتا ہے۔

''اور تم لازماً پاؤ گے مودّت کے اعتبار سے قریب ترین اہل ایمان کے حق میں اُن لوگوں کو جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ اس لیے کہ ان (عیسائیوں) میں عالم بھی موجود ہیں اور درویش بھی اور (اس لیے بھی کہ) وہ تکبر نہیں کرتے۔'' (المائدۃ: 82)

آج یہ پیشین گوئی صدفی صد درست ثابت ہو رہی ہے۔ اگرچہ آج الکفر ملت الواحدہ کی صورت میں یہ سب مسلمانوں کے خلاف محاذ کھولے ہوئے ہیں۔ لیکن ایک فرق ہے امریکہ اور یورپ کے عیسائی مسلمانوں کو دنیا میں دبا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ اُنھیں اپنا محتاج بنانا چاہتے ہیں۔ گویا ایک طرح کی غلامی کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں جبکہ مشرکین ہند اور اسرائیل کے یہودی مسلمانوں کو نیست و نابود کر دینا چاہتے ہیں۔ پاکستان پر ان دونوں کی اس دشمنی کا بدرجہ اتم اطلاق ہو رہا ہے۔ ہندوستان کے مشرک کو پاکستان اس لیے قابل قبول نہیں کیونکہ پاکستان کے وجود میں آنے سے اُن کی دھرتی ماتا کے حصے بخرے ہو گئے اور آج بھی عام ہندو سے لے کر حکمرانوں تک سب اکھنڈ بھارت کی بات کرتے ہیں۔ جب کہ یہودیوں کا ہدف گریٹر اسرائیل ہے۔ وہ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے سرزمین عرب سے تمام رکاوٹیں دور کر چکا ہے۔ وہاں کے تمام مسلمان ممالک اُس کے سامنے سجدہ سہو کر چکے ہیں جبکہ پاکستان جس کا اصل جرم یہ ہے کہ وہ اسلامی ملک ہوتے ہوئے ایٹمی قوت ہے، وہ گریٹر اسرائیل کے راستے میں ممکنہ رکاوٹ ہے۔ لہٰذا پاکستان کو بطور رکاوٹ دور کرنا اسرائیل کا اس وقت کا اصل ٹارگٹ ہے۔ گویا مشرکین ہند اور یہودی اسلام کے نام پر بننے والی ریاست پاکستان کو دنیا کے نقشہ سے مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں اور امریکہ و یورپ کے نصاریٰ اُن کے معاون و مددگار ہیں۔ لہٰذا خود فیصلہ کیجیے کہ اسلام کے نام پر بننے والی ریاست کے خاص و عام کے کرنے کا اصل کام کیا ہے؟ کیا پاکستان کو حقیقی اسلامی ریاست بنانے کے سوا کوئی آپشن ہے؟

نیکی کا ہمہ گیر تصور

(آیۃ البر کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں ناظم انجمن خدام القرآن محترم ڈاکٹر عارف رشید حفظہ اللہ کے 15 مارچ 2019ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

محترم قارئین: آج ہم آیۃ البر کا مطالعہ کریں گے۔ یہ ہمارے منتخب نصاب کی بہت اہم آیت ہے۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ''آیۃ البر: نیکی کی حقیقت'' کے عنوان سے ایک بہت اہم کتابچہ بھی موجود ہے۔ بنیادی طور پر یہ آیت نیکی کے موضوع پر ہے کہ اصل نیکی کیا ہے؟ فرمایا:

''نیکی یہی نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق اور مغرب کی طرف پھیر دو بلکہ نیکی تو اُس کی ہے جو ایمان لائے اللہ پر' یومِ آخرت پر' فرشتوں پر' کتاب پر اور نبیوں پر۔ اور وہ خرچ کرے مال اس کی محبت کے باوجود قرابت داروں' یتیموں' محتاجوں' مسافروں اور مانگنے والوں پر اور گردنوں کے چھڑانے میں۔ اور قائم کرے نماز اور ادا کرے زکوٰۃ۔ اور جو پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب کوئی عہد کر لیں۔ اور خاص طور پر صبر کرنے والے فقر و فاقہ میں' تکالیف میں اور جنگ کی حالت میں۔ یہ ہیں وہ لوگ جو سچے ہیں۔ اور یہی حقیقت میں متقی ہیں۔'' (البقرہ:177)

آیۃ البر قرآن مجید کی طویل ترین آیات میں سے ایک ہے۔ اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ اس کے پس منظر میں تحویل قبلہ کا واقعہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو پانچ وقت کی نماز شب معراج میں تحفہ میں دی گئی۔ جب تک حضور ﷺ مکے میں مقیم رہے ہیں تو آپ ﷺ بیت اللہ کے جنوبی گوشے میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے۔ اس طرح بیت اللہ بھی آپ ﷺ کے بالکل سامنے ہوتا تھا اور اسی کی سیدھ میں بیت المقدس بھی تھا۔ اس طرح نماز کے دوران بیک وقت قبلتین یعنی دونوں قبلوں کی جانب آپ ﷺ کا رخ مبارک رہتا تھا۔ مگر مدینہ منورہ میں آمد کے بعد یہ ممکن نہیں تھا۔ کیونکہ مدینہ منورہ سے بیت اللہ جنوب کی جانب تھا اور بیت المقدس شمال کی جانب۔ اب سوال پیدا ہوا کہ دوران نماز رُخ بیت اللہ کی جانب کیا جائے یا بیت المقدس کی جانب؟ لیکن نبی اکرم ﷺ ہجرت کے بعد بھی تقریباً 16 مہینے اہتمام کے ساتھ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ لہٰذا مدینہ میں یہودیوں کے جو تین قبائل آباد تھے وہ بڑے مطمئن تھے کہ یہ کوئی نیا دین نہیں ہے۔ یہ بھی ہمارے ہی قبلے کی پیروی کر رہے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ ایک فتنہ ہے جو خود بخود ختم ہو جائے گا۔ معاذ اللہ۔ اگرچہ یہودی وہاں

مرتب: ابو ابراھیم

اس لیے آ کر آباد ہوئے تھے کہ ان کی کتابوں میں لکھا ہوا تھا کہ آخری رسول ﷺ کی بعثت کھجوروں والی سرزمین میں ہوگی۔ لہٰذا یہودیوں کے تین قبائل مدینہ کے مضافات میں آ کر آباد ہوئے تھے اور آخری نبوت و رسالت کے منتظر تھے۔ لیکن جب آپ ﷺ کی بعثت ہوئی تو انہوں نے تکبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کا انکار کیا۔ تاہم آپ ﷺ مدینہ میں آمد کے بعد بھی 16 ماہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ لیکن آپ ﷺ کی دلی محبت اور تعلق بیت اللہ کے ساتھ تھا وہ اللہ کو معلوم تھا۔ کیونکہ اللہ صرف ظاہر کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ دلوں کے حال بھی جانتا ہے۔ فرمایا:

﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ﴾ ''(اے نبی ﷺ!) بلاشبہ ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھتے رہے ہیں۔'' (البقرہ:144)

گویا حضور ﷺ کی ایک ظاہری کیفیت کا نقشہ کھینچا گیا کہ کب اللہ کی طرف سے حکم ہو کہ آپ ﷺ اپنا رُخ مبارک نماز میں بیت اللہ شریف کی طرف پھیر دیں۔ کیونکہ اصل گھر تو اللہ کا وہی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دل کی مُراد پوری کر دی۔ فرمایا:

﴿فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ﴾ ''سو ہم پھیرے دیتے ہیں آپ کو اُسی قبلے کی طرف جو آپ کو پسند ہے۔ تو بس اب پھیر دیجیے اپنے رُخ کو مسجد حرام کی طرف! اور (اے مسلمانو!) جہاں کہیں بھی تم ہو اَب اپنا چہرہ (نماز میں) اسی کی طرف پھیرو۔'' (البقرہ:144)

حضور ﷺ تو اللہ کے حکم کے پابند تھے لیکن صحابہ کرامؓ میں سے بعض کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب تک ہم نے جو نمازیں بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے پڑھی ہیں ان کا کیا ہوگا؟ کیونکہ کوئی شخص اگر مدینہ میں کھڑا ہو کر بیت المقدس کی طرف نماز ادا کر رہا ہے تو اس کی پیٹھ بیت اللہ کی طرف ہوتی ہے۔ بہرحال صحابہ کرامؓ کے دل میں اس طرح کا کوئی وسوسہ پیدا ہوا ہو تو قرآن حکیم نے اس کی بھی نفی کر دی۔ فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ﴾ ''اور اللہ ہرگز تمہارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں ہے۔'' (البقرہ:143)

کسی بندۂ مومن سے اللہ تعالیٰ کو جو شے مطلوب

ہے وہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے حکم کی تعمیل کرے۔ جب تک اللہ کا حکم نہیں آیا تھا تو بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا کیں جو اللہ کے حکم کے مطابق تھیں۔ لیکن اب اللہ نے حکم دے دیا تو اب اپنے چہروں کو بیت اللہ کی طرف کرو اور اس میں بھی اللہ کے حکم کی تعمیل ہے۔ اس مقام پر یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو خلافت کے رُتبے سے معزول کر دیا ہے۔ فرمایا:

﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ق﴾ ''اور ان پر ذلت وخواری اور محتاجی و کم ہمتی تھوپ دی گئی۔'' (البقرۃ:61)

دوسری طرف مسلمانوں کو یہاں بڑا عظیم درس دیا گیا کہ:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾ ''نیکی یہی نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق اور مغرب کی طرف پھیر دو'' (البقرۃ:177)

یہاں سے آیۃ البر کا اصل موضوع شروع ہوتا ہے کہ نیکی صرف یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیر دو۔ مشرق و مغرب سب اللہ کے ہی ہیں۔ فرمایا:

﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط﴾ ''اور مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں۔ پس جدھر بھی تم رُخ کرو گے اُدھر ہی اللہ کا رُخ ہے۔'' (البقرۃ:115)

ہمارا ذہن بڑا محدود ہے لیکن اللہ کی ذات تو لامحدود ہے وہ تو ہر آن، ہر وقت، ہر جگہ موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ہم تو اُس سے اُس کی رَگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔'' (قٓ:16)

اب بیت اللہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم آ گیا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ تک محدود ہے۔ معاذ اللہ! اللہ اگر مستویٰ علی عرش ہے تو عرش کا حجم کتنا ہے اس کا ادراک ہمارا چھوٹا سا ذہن کر ہی نہیں سکتا۔ ہم سات آسمانوں تک تو دور کی بات ہے جو زمین کا آسمان ہے اس کے کسی کونے تک رسائی حاصل نہیں کر سکے۔ سورج جو ہماری زمین سے غالباً تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے اس سے 32 لاکھوں گنا بڑے سورج کائنات میں موجود ہیں۔ ہم تو اپنی زمین اور آسمان کا احاطہ نہیں کر سکتے تو جس نے اس پوری کائنات کو تخلیق فرمایا ہے اس کی قدرت اور اس کی خلاقیت کا کوئی اندازہ کیسے کر سکتے ہیں۔ لہٰذا نیکی صرف یہ نہیں ہے کہ ہم مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر لیں۔ بلکہ:

﴿وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج﴾ ''بلکہ نیکی تو اُس کی ہے جو ایمان لائے اللہ پر، یومِ آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب پر اور نبیوں پر۔''

حقیقت میں آیۃ البر میں نیکی کے محدود تصور کی نفی کرتے ہوئے اس کے ہمہ گیر تصور کو واضح کیا گیا ہے۔

عام طور پر ہمارے ہاں سمجھا جاتا ہے کہ فلاں شخص بڑا نیک ہے، یعنی نیک اعمال کرنے والا ہے۔ نیکی کا تعلق تو عمل سے ہی ہے لیکن بظاہر کوئی عمل خواہ کتنا ہی حسین اور نیک کیوں نہ ہو اگر اس کا جذبہ محرکہ غلط ہے تو وہ لوگوں کی نگاہوں میں نیکی کا عمل ہو سکتا ہے لیکن اصل میں نیکی نہیں ہو سکتا۔ جس طرح کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے تو وہ ایک عمل کر رہا ہے، لوگ دیکھ رہے ہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے لیکن انہیں معلوم نہیں ہے کہ آیا یہ وضو سے تھا بھی یا نہیں تھا یا صرف لوگوں کے دکھاوے کے لیے نماز پڑھ رہا تھا یا واقعتاً اس کے دل میں خوف خدا ہے۔ یہ تو اللہ جانتا ہے۔ لہٰذا نیکی کے عمل کا ایک ظاہر ہے اور ایک اس کی باطنی روح ہے۔ حقیقت میں نیکی کا تعلق صرف ظاہر سے نہیں ہے بلکہ نیکی کا اصل تعلق ایمان اور یقین سے ہے۔

سورۃ العصر کے درس میں ہم پڑھ چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے نجات کو چار چیزوں کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے جنہیں ہم لوازم نجات کہتے ہیں۔ فرمایا:

﴿وَالْعَصْرِ ① اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ② اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③﴾ ''زمانے کی قسم ہے۔ یقیناً انسان خسارے میں ہے۔ سوائے اُن کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور انہوں نے ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور انہوں نے باہم ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔''

یعنی سب سے پہلے ایمان، پھر عمل صالح، پھر حق کی نصیحت اور پھر صبر کی تلقین۔ یہ چار چیزیں بنیادی طور پر انسان کی نجات کے لیے ضروری ہیں اور آیۃ البر میں انہی چاروں چیزوں کی تفصیل نیکی کے جامع تصور کے ذیل میں بیان ہوئی ہے۔ گویا کہ سورۃ العصر ایک بند کلی کی طرح تھی جو اب بہت خوبصورت پھول کی صورت میں کھل چکی ہے۔ سورۃ العصر میں پہلی شرط ایمان تھی اور یہاں کی تفصیل بیان کی گئی کہ ''نیکی تو اُس کی ہے جو ایمان لائے اللہ پر، یومِ آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب پر اور نبیوں پر۔''

اسی طرح سورۃ العصر میں دوسری شرط عمل صالح بیان ہوئی اور یہاں ان اعمال کی ایک پوری فہرست بیان ہوگئی کہ:

﴿وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج﴾ ''اور وہ خرچ کرے مال اس کی محبت کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں پر اور گردنوں کے چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور ادا کرے زکوٰۃ اور جو پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب کوئی عہد کر لیں۔''

اسی طرح سورۃ العصر میں تیسری شرط تواصی بالحق بیان ہوئی اور یہاں نیکی کے جامع تصور کے ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے کہ اصل میں نیک وہی ہوگا جو ایمان لائے اللہ پر، یومِ آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب پر اور نبیوں پر اور اس کے بعد یہ یہ اعمال کرے۔ لہٰذا جو شخص یہ سب کر رہا ہے وہی تو حق پر ہے اور وہی حق کا علمبردار بن کر کھڑا ہوگا۔

اس کے بعد سورۃ لعصر کی چوتھی شرط تواصی بالصبر بیان ہوئی اور یہاں صبر کی تین جہات تفصیل کے ساتھ بیان ہوگئیں:

﴿وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط﴾ ''اور خاص طور پر صبر کرنے والے فقر و فاقہ میں، تکالیف میں اور جنگ کی حالت میں۔''

جو شخص حق کا علمبردار بن کر کھڑا ہوگا اس کی مخالفت ہوگی، اس کو ٹارچر کیا جائے گا۔ جن صحابہؓ کو دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹایا گیا اور اس وقت ٹارچر کرنے کے جو بھی طریقے ہو سکتے تھے وہ سب آزمائے گئے۔ ان کا کیا قصور تھا سوائے اس کے کہ وہ حضور ﷺ پر ایمان لائے تھے۔

چنانچہ یہ دنیا کا اصول ہے کہ جو بھی حق کے لیے کھڑا ہوگا تو لازماً اس کو تکالیف پہنچیں گی۔ تب اسے ان تکلیفوں کو جھیلنا ہوگا اور یہی اصل میں نیکی ہے۔ آیۃ البر میں نیکی کے اسی جامع تصور کو بیان کیا گیا ہے کہ نیکی کا تصور اتنا محدود نہیں ہے جتنا عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ ویسے تو ہر انسان کے اندر نیکی کا جذبہ موجود ہے۔ اگر کوئی انسان فسق و فجور میں بھی مبتلا ہوتا ہے یا اللہ کی دیگر نافرمانیاں کر رہا ہے تو اس کے

اندر بھی نیکی کا کوئی نہ کوئی جذبہ اور تصور موجود ہوگا۔ جس طرح ہمارے اس حیوانی وجود کو زندہ رہنے کے لیے ہوا، پانی اور خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ہمارا ایک روحانی وجود بھی ہے اس کو بھی زندہ رہنے کے لیے کسی شے کی ضرورت ہے، اگر اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کرو گے تو وہ اندر سے کچوکے لگائے گی، آپ کو بے چین اور مضطرب کرے گی۔ ممکن ہے انسان خواہ کہ کسی دوسرے کو دھوکہ دینے کے لیے کوئی نیکی کا عمل کر بھی رہا ہو لیکن اسے معلوم ہے کہ اس کے اندر ضمیر نامی شے ہے وہ اسے بے چین کر رہا ہے۔ اسی طرح نیکی کا عمل ایک جذبہ ہے اور جذبے کے اندر فطری طور پر یہ خدشہ موجود ہوتا ہے کہ وہ حد سے تجاوز نہ کر جائے۔ کیونکہ یہ بھی خدشہ ہے کہ اگر نیکی کا عمل حد سے تجاوز کر جائے گا تو وہ نیکی کا عمل نہیں رہے گا۔ اس حوالے سے تین صحابہ کرامؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ حضورﷺ کی حیات طیبہ ہی کے دوران صحابہ کرامؓ میں تین اشخاص ازواج مطہراتؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضورﷺ کی نفلی عبادات کے بارے میں معلوم کیا۔ ازواج مطہراتؓ نے کسی بات میں مبالغہ نہیں کیا، جو صحیح صحیح بات تھی وہ بتا دی۔ ان صحابہؓ نے اپنے آپ کو یہ کہہ کر مطمئن کر لیا کہ حضورﷺ تو معصوم ہیں، آپؐ سے تو کسی خطا کا صدور ممکن ہی نہیں، آپؐ کو تو اتنی نفلی عبادات کی بھی ضرورت نہیں جتنی آپ کر رہے ہیں' یہ بھی آپؐ کے لیے بہت ہے لیکن ہمارے لیے یہ کافی نہیں ہے۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ میں تو پوری رات نفلی نمازوں میں گزارا کروں گا، اپنی کمر بستر سے نہیں لگاؤں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں شادی اور گھر گرہستی کا کھکھیڑ مول نہیں لوں گا، اس سے تو اللہ سے لو لگانے اور تعلق استوار کرنے میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں، میں تو ساری عمر تجرد کی زندگی بسر کروں گا۔ حضورﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپؐ اپنی عادت شریفہ اور خلق کریم کے خلاف ناراض ہوئے۔ آپؐ نے ان تینوں کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ ''میں تم میں سے ہر ایک سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں، لیکن میں رات کو سوتا بھی ہوں اور نفلی نماز بھی ادا کرتا ہوں۔ میں نفلی روزے رکھتا بھی ہوں اور ناغہ بھی کرتا ہوں۔ میں نے شادیاں بھی کی ہیں اور میرے حبالہ عقد میں متعدد ازواج ہیں''۔ پھر آپؐ نے فرمایا: ''مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي'' (کان کھول کر سن لو! چاہے کتنے ہی نیکی کے جذبے کے تحت ہو، لیکن) جس کسی نے میری سنت اور میرے طریقے کو چھوڑ دیا (اور اس کے برعکس روش اختیار کی تو جان رکھو) اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں''

نیکی ایک جذبہ ہے جس میں یہ ممکن ہے کہ انسان کا جذبہ کسی حد کو توڑ کر آگے نکل جائے لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کی کوئی حد مقرر ہو، کوئی معیار ہو اور وہ حد اور وہ معیار ہے نبی اکرمﷺ کا اُسوۂ مبارک ہے۔ کوئی بھی عمل جو اُسوہ کے مطابق ہوگا تو وہ نیکی شمار ہوگا۔ اس سے تجاوز کر جائے گا تو پھر وہ نیکی شمار نہیں ہوگا۔

آیۃ البر میں نیکی کا یہی ہمہ گیر تصور یا قرآنی تصور بیان ہوا ہے۔ نیکی کے اس قرآنی تصور کے مطابق جو کوئی نیک عمل کرے گا تو وہی اصل میں نیک ہے اور یہی بات اس آیت کے آخر میں بیان ہوئی:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝﴾ ''یہ ہیں وہ لوگ جو سچے ہیں۔ اور یہی حقیقت میں متقی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی کے اس جامع تصور کے مطابق اپنے اعمال کو سنوارنے اور سدھارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

☆☆☆

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے ''شعبہ تحقیق اسلامی'' (IRTS)
کے زیر انتظام ابلاغِ عامہ وافادۂ عام کی ویب سائٹس

www.tanzeemdigitallibrary.com بانیٔ تنظیم وصدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دروس، خطابات وتصنیفات کا جملہ تحریری مواد یونی کوڈ کے سرچ ایبل فارمیٹ (Unicode searchable format) میں دستیاب ہے۔

www.giveupriba.com انسدادِ سود کی کوششوں کے ضمن میں جملہ معلومات، تاریخی پس منظر، عدالتی فیصلے، قرآن وسنت کے حوالہ جات، معروف تفاسیر کے اقتباسات اور شرق وغرب کے نامور مفکرین کے اقوال وتحریرات اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

www.hafizahmedyar.com پروفیسر حافظ احمد یارؒ (سابق مدرس پنجاب یونیورسٹی وقرآن اکیڈمی لاہور) کا علمی خزانہ، قرآن مجید کی صرفی ونحوی ترکیب، بلاغتِ قرآن وآڈیو تفسیر قرآن اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

انجینئر مختار فاروقی
0301-6998587
Email:hikmatbaalgha@yahoo.com

نالۂ ابلیس

5

ابلیس کی دُہائی

12 شیشہ را بگداختن عارے بود | سنگ را بگداختن کارے بود!

شیشہ پگھلانے کا کام آسان اور پتھر پگھلا کر لوہا بنانے کا کام مشکل ہے۔ آج کا مغربی انسان تو بے ہمت اور تھڑ دلا ہے (اس کو گمراہ کرنے کا) یہ کام میرے لیے عار ہے میرے مقابلے میں کوئی لوہا پگھلانے کا کام یعنی قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کے لوگ لا (تاکہ ان کو گمراہ نہ کر سکنے پر بھی میں فخر کر سکوں)

13 آنچناں تنگ از فتوحات آمدم | پیشِ تو بہرِ مکافات آمدم

اے خدا میں اپنی آسان مہمات اور بے کیف سرگرمیوں سے تنگ آ گیا ہوں اور اس ضمن میں آپ کے سامنے انصاف کی خاطر آیا ہوں (کہ مجھے اپنا شکار بغیر سخت کوش مہمات اور خطرات کے اپنی دہلیز پر مل رہا ہے)

14 منکرِ خود از تو می خواہم بدہ | سوے آں مردِ خدا راہم بدہ

اے خدا! میں تجھ سے ایسے مدمقابل کا خواہش مند ہوں جو میرا منکر (اور دشمن ہو) ایسا شکار ہو جس کے لئے مجھے پنجہ آزمائی کرنا پڑے اور نت نئے داؤ پیچ آزمانے پڑیں اور پھر مجھے اس شکار کی طرف لے جا (اور آمنا سامنا کرادے تاکہ مقابلہ جاندار ہو)

12۔ (اے خدا!) بڑے عظیم کام تو بڑے صاحبانِ عزیمت ہی کر سکتے ہیں جبکہ معمول کے کام (ROUTINE WORK) تو کم صلاحیتوں والا بھی کر سکتا ہے۔ شیشہ پگھلانے کا فن آسان اور ہلکا ہے جبکہ سخت پتھروں کو پگھلا کر لوہا بنانے کا فن ایک مشکل کام ہے۔ تہذیب حاضر کا انسان اپنے تئیں چاہے اپنے آپ کو END OF THE HISTORY کی معراج پر سمجھتا ہو مگر حقیقتاً بڑا بے ہمت اور تھڑ دلا ہے۔ اس کو گمراہ کرنے کا کام (ڈیوٹی) اے خدا! میرے لیے عار ہے۔ کہ مرتے کو ماریں شاہ مدار۔ میرے لیے لوہا پگھلانے کے کام (سٹیل مِل جیسے MEGA PROJECTS) کے مواقع پیدا کر کہ کاروبارِ حیات چل سکے۔ اے خدا! کوئی 'شبہ بدر' جیسے حالات پیدا کر دے کہ میں گھبراہٹ کا شکار ہو سکوں۔

13۔ اے خدا! میں ان آسان مہمات، بے جوش مصروفیات اور بے کیف سرگرمیوں سے تنگ آ گیا ہوں اور آپ کے حضور فریاد رَس ہوں کہ مجھ پر رحم فرمایئے اور انصاف کیجیے، مظلوم بن کر آیا ہوں حق مانگنے آیا ہوں میرے مقابلے میں کوئی حقیقی انسان سامنے لا، کوئی درویش حکمران سامنے لا۔ کوئی عمرؓ سامنے لا جو میرے دانت کھٹے کر سکے۔ ❶

14۔ اے خدا! تجھ سے میری درخواست ہے کہ اس پورے جہان میں (جہاں 7500 ملین سے زیادہ زندہ انسان بستے ہیں) مجھے ان 'احسن تقویم' پر پیدا کیے گئے حقیقی انسانوں سے ملا دے اور ان سے میرا مقابلہ کرادے ایسے انسانوں جو 'اسفل سافلین' میں گر چکے ہیں ان سے مقابلہ کا مزا نہیں۔ میں آج کی مغربی تہذیب سے نالاں ہوں پھر مشرق میں بھی بت پرستی کرنے والوں کی عبادت گاہیں بے حیائی اور عریانیت کے مجسموں اور 3D مناظر سے اٹی پڑی ہیں۔ بھارت کے (کھجوراہو) مندر، جو آج UNO کے تحت WORLD HERITAGE ہیں جہاں ہندو لوگ اپنی فیملی کے ساتھ عبادت کے لیے جاتے ہیں۔ الامان

اے خدا! میں نے آسمانوں پر سرگوشیاں سنی ہیں کہ بدر کے بعد جو نظام دنیا میں آیا تھا وہ نظامِ خلافت دنیا میں دوبارہ آئے گا۔ اے خدا! وہ نظام آئے گا تو اہل بدر کے سیرت و کردار کے لوگ بھی آئیں گے۔ اے خدا! ایسے پاکیزہ صفت لوگوں سے میرا ٹاکرا دوبارہ جلد کرادے۔ (آمین)

❶ اُٹھالے زر کی رنگینی فقیری کا ہنر دیدے
عطا کر جان لفظوں کو دُعاؤں میں اثر دیدے
ملائک ہم نے کیا کرنے ہمیں کوئی بشر دیدے
ترستی ہے یہ دنیا یا خدا! کوئی عمرؓ دیدے

عابی مکھنوی

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

ترے سینے میں دم ہے، دل نہیں ہے
تیرا دم گرمئ محفل نہیں ہے
گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغِ راہ ہے، منزل نہیں ہے!

جب ہم کہتے ہیں کہ پاکستان قومیت کی نفی کر کے محض دین کی بنیاد پر بنایا گیا ہے تو پھر پاکستان کو اسلام اور عالم اسلام کے لیے کھڑا ہونا چاہیے اور نفاذِ اسلام اور اُمت کو متحد کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے: ایوب بیگ مرزا

دنیا کا سیاسی اور معاشی نظام مکمل طور پر حزب الشیطان کے کنٹرول میں چلا گیا ہے البتہ مسلم معاشروں میں شرم وحیا اور خاندانی نظام کی کچھ رمق باقی ہے جس کو ختم کرنے کے لیے حزب الشیطان متحرک ہو چکی ہے: رضاء الحق

حزب اللہ بمقابلہ حزب الشیطان کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: کیا حزب اللہ اور حزب الشیطان کی تقسیم آدم وابلیس کے واقعہ کے ساتھ ہی منظر پر آ گئی تھی؟

ایوب بیگ مرزا: یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ تقسیم اسی وقت شروع ہو گئی تھی بلکہ اگر آپ چاہیں تو اس سے بھی مزید پیچھے چلے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں پر اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنا رہا ہوں تو فرشتوں نے اللہ کے حضور میں عرض کی: یا اللہ! یہ دنیا میں شر پھیلائے گا، خون ریزی کرے گا، ہم تمہاری تسبیح کرتے ہیں، حمد وثنا کرتے ہیں تو اللہ نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ پھر اللہ نے جب آدم میں اپنی روح میں سے پھونکا تو فرشتوں سے کہا کہ اسے سجدہ کرو تو تمام فرشتوں نے بلاچوں وچرا اللہ کے حکم پر آدم کو سجدہ کیا سوائے ابلیس کے (ابلیس جنات میں سے تھا لیکن عبادت میں فرشتوں کا مقام حاصل تھا)۔ یعنی فرشتوں نے اپنی عرضداشت رکھنے کے بعد بلاچوں وچرا اللہ کا حکم مان لیا لیکن ابلیس نے حکم نہیں مانا۔ جب اللہ نے ابلیس سے پوچھا کہ تم نے میرا یہ حکم کیوں نہیں مانا تو اس نے بجائے معذرت کرنے کے اپنے اس عمل کے حق میں دلائل دینے شروع کر دیے کہ تم نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور آدم کو تم نے مٹی سے بنایا ہے اور آگ مٹی سے افضل ہے لہٰذا میں اس کو سجدہ نہیں کروں گا۔ آج بھی اس واقعہ میں انسان کے لیے ایک سبق ہے۔ انسان کا لفظ نسیان سے نکلا ہے یعنی بھول جانے والا، خطا کرنے والا۔ انسان سے غلطی تو ہوتی ہے۔ انبیاء ورسل کے بعد کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے جس سے خطا نہ ہو۔ لیکن انسان کا کام یہ ہے جو انسانوں کے باپ حضرت آدمؑ نے کیا تھا کہ غلطی ہوئی تو فوراً معافی مانگ لی اور اس غلطی سے تائب ہوتے ہوئے عزم کیا کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ یہی طرزِ عمل انسان کا بھی ہونا چاہیے۔ جبکہ اس کے برعکس شیطانی کام یہ ہے کہ اپنی غلطی ماننے کی بجائے اس غلطی پر اڑ جانا، اس کے دفاع میں دلائل اور تاویلات پر اُتر آنا' یہ کام شیطان کا تھا اور یہیں سے وہ تفریق پیدا ہوئی کہ سب فرشتے ایک طرف ہو گئے اور شیطان ایک طرف ہو گیا۔ اسی طرح انسان بھی دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ جو اللہ کے حکم کو مانتے ہیں، غلطی ہونے پر رجوع کر لیتے ہیں تو وہ حزب اللہ میں

مرتب: محمد رفیق چودھری

شامل ہو جاتے ہیں۔ حزب اللہ کا قطعاً مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ان سے غلطی ہوتی ہی نہیں بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ حزب اللہ والے اللہ کا حکم مانتے ہیں لیکن کبھی اگر غلطی ہو جائے تو وہ فوراً رجوع کر لیتے ہیں۔ جبکہ شیطان اور نفس کا کام یہ ہے کہ وہ انسان کو مشورہ دیتے ہیں کہ تم نے جو کام کیا وہ ٹھیک ہے تو پھر تمہیں پیچھے ہٹنے کی کیا ضرورت ہے۔ چاہے وہ کام اللہ ورسول ﷺ کے احکام کی مخالفت میں کیوں نہ ہو۔ یہ بھی ایک شیطانی ترغیب ہے۔ اسی بنیاد پر اس وقت سے آج تک انسانیت دو حصوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ ایک حزب اللہ ہے اور ایک حزب الشیطان ہے۔ بدقسمتی سے تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ حزب الشیطان تعداد کے لحاظ سے ہمیشہ ایک بڑی جماعت رہی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں حزب اللہ ہمیشہ ایک چھوٹی جماعت رہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اپنی صفات کی بنیاد پر اکثر وہ حزب الشیطان پر حاوی رہی ہے۔ یہ تقسیم آغاز سے چلی آ رہی تھی جو بڑھتے بڑھتے اب ایک خلیج کی صورت اختیار کر چکی ہے یعنی ان دونوں جماعتوں میں اختلافات بہت زیادہ شدت اختیار کر چکے ہیں اور بدقسمتی سے موجودہ صورت حال کو سامنے رکھیں تو ہمیں حزب الشیطان کا پلہ بھاری نظر آتا ہے۔

سوال: گزشتہ دو صدیوں میں اسلام کے خلاف کی جانے والی سازشیں جو کسی نہ کسی طرح اب بھی جاری ہیں یہ سازشیں کس حد تک کامیاب ہیں؟

رضاء الحق: یہ بات درست ہے کہ تاریخی طور پر دیکھیں تو حزب الشیطان تعداد میں بھی بھاری رہی ہے اور زیادہ عرصہ وہ زمین میں غالب بھی رہے ہیں۔ کیونکہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کو چیلنج کیا تھا کہ تو نے مجھے راندۂ درگاہ کر دیا ہے لیکن اب میں تمہارے انسانوں پر ان کے چاروں طرف سے حملہ کروں گا اور تو دیکھے گا کہ ان میں سے اکثر تیری شکرگزاری نہیں کریں گے۔ یعنی تیرے احکام سے منہ موڑ لیں گے اور حزب الشیطان کا حصہ بن جائیں گے۔ یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ صیہونی گروہ تین سو سال سے ایک منظم شیطانی گروہ کی صورت میں شیطانی اعمال پر کاربند ہے اور باقاعدہ شیطانی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے سرگرداں ہے۔ جہاں تک اسلام کے خلاف سازشوں کا تعلق ہے تو ان کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک ہیں عالم اسلام کے خلاف سازشیں اور دوسری ہیں پورے عالم انسانیت کے خلاف سازشیں۔ پورے عالم انسانیت کے خلاف جو سازشیں چل رہی ہیں ان میں بھی آپ کو یہودی ہاتھ صاف نظر آئے گا کیونکہ وہ اپنے علاوہ کسی کو مکمل انسان نہیں سمجھتے۔ ان کی الہامی کتابیں تالمود اور تورات اصل حالت میں نہیں ہیں بلکہ تحریف شدہ ہیں۔ ان میں جو تحریف کی گئی ہے اس کے مطابق وہ اپنے سوا باقی تمام انسانوں کو goems کہتے ہیں کہ یہ انسان نما حیوان ہیں اور ان کے ساتھ جو مرضی کریں، ان پر ظلم کریں، دھوکہ دیں، ان سے سود لیں، ان کو بے حیا بنائیں یعنی ان سے ہر وہ کام لیا جا سکتا ہے جو

عام اخلاقیات میں بھی غلط سمجھا جاتا ہے۔اسلام کے خلاف سازشوں کے حوالے سے دیکھیں تو حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں بھی ہم نے دیکھا کہ یہودیوں نے بطور گروہ آپ ﷺ کو قتل کرنے کی سازشیں کیں۔یعنی یہودیت کا فتنہ تو نبی اکرم ﷺ کے دور سے شروع ہو چکا تھا لیکن خاص طور پر صلیبی جنگوں میں بھی یہودی ہاتھ تھا۔ 1096ء میں پوپ اربن ثانی نے پہلی مرتبہ صلیبیوں کو ورغلایا کہ فلسطین پر ہمارا حق ہے جس پر اس وقت مسلمانوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ان کے خلاف جہاد کرنا چاہیے۔جس کے نتیجے میں 1099ء میں بیت المقدس اور قبلہ اول پر صلیبیوں کا قبضہ ہو گیا۔اس کا اصل محرک بھی یہودی تھے اور صلیبی افواج میں یہودی نائٹ templars باقاعدہ موجود تھے جو بظاہر عیسائیت کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے۔پھر جنگ عظیم اول و دوم سے تھوڑا پہلے یہودی پروٹوکولز سامنے آئے۔1897ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر بیسل میں عالمی صیہونی تنظیم کا اجلاس ہوا جس میں انہوں نے اپنے اہداف طے کیے اور ان اہداف میں جنگ عظیم اول و دوم بھی شامل تھیں۔اب آپ دیکھیں کہ پہلی جنگ عظیم مکمل طور پر یورپین ممالک کے درمیان لڑی گئی لیکن اس میں سلطنت عثمانیہ کو زبردستی گھسیٹا گیا اور نقصان سب سے زیادہ مسلمانوں کا ہوا کہ ان سے خلافت چھین لی گئی۔سلطنت عثمانیہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور فلسطین پر برطانیہ کا قبضہ ہو گیا۔گویا پہلی جنگ عظیم صرف مسلمانوں کے خلاف ایک سازش تھی۔دوسری جنگ عظیم کے نتیجے میں وہ اسرائیل قائم کرنا چاہتے تھے اور پھر 1948ء میں انہوں نے اسرائیل قائم کر لیا۔اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے دنیا کی معیشت پر قبضہ کرنے کے لیے 1945ء میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی بنیاد رکھ دی تھی۔لیگ آف نیشنز جو پہلے بنی ہوئی تھی اس کی جگہ اقوام متحدہ کا ادارہ کھڑا کر دیا لیکن اس کی سلامتی کونسل میں کسی ایک مسلمان ملک کو بھی رکنیت نہ دی گئی۔گویا ساری طاقت اسلام دشمن قوتوں کے ہاتھ میں آ گئی۔بالخصوص سیاسی اور معاشی حوالے سے ان کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ لیکن درمیان میں کمیونزم کی وجہ سے ایک ایسا وقفہ آیا جس میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے اوپر ان کی توجہ تھوڑی سی کم ہوئی البتہ انہوں نے مسلمانوں کو ہی کمیونزم کے خلاف استعمال کیا۔لیکن کمیونزم کی شکست و ریخت کے بعد انہوں نے اپنی توجہ مسلمانوں کی طرف دوبارہ مبذول کی۔انہوں نے پھر عراق ایران کی جنگ کروائی جس کو گلف وار کہتے ہیں، جس کے بعد بش سینئر نے نیو ورلڈ آرڈر کا نام لیا تھا۔پھر اس کے بعد ان کے تھنک ٹینکس کی رپورٹس آئیں کہ ہم نے آئندہ صدی میں امریکہ کو کس طرح آگے بڑھانا ہے اور اسرائیل کا رول کس طرح بڑھانا ہے۔پھر نئی صدی کے آغاز میں ہی انہوں نے نائن الیون کا واقعہ کروایا جو کہ خود ان کی اپنی inside job تھی۔ اس کے بعد وہ عالم اسلام کے خلاف ایسے کھل کر سامنے آ گئے کہ جھوٹ پر جھوٹ بول کر مسلم ممالک کے خلاف سازشیں کیں اور ان سازشوں کو چھپایا بھی نہیں۔ساری دنیا کو معلوم ہے کہ عراق میں کیمیائی ہتھیار نہیں تھے لیکن اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز لوگ اس کا پرچار کرتے رہے اور بعد میں صرف اتنا کہہ کر معذرت کر لی کہ ہم نے جھوٹ بولا تھا اور ساری دنیا نے معاف بھی کر دیا کیونکہ دنیا الکفر ملۃ الواحدہ بنی ہوئی تھی۔اس کے بعد انہوں نے مسلمانوں کے خلاف اقدامات شروع کر دیے۔مغرب کے نظریات تو وہ پہلے ہی مسلمانوں میں لا چکے تھے۔معاشی نظام بھی ان کا دنیا میں رائج ہو چکا تھا۔اب انہوں نے ہمارے معاشرتی نظام کو تباہ کرنا شروع کیا جس کو وہ سوشل انجینئرنگ بھی کہتے ہیں۔حال ہی میں عالمی یوم خواتین کے موقع پر جو کچھ ہوا وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ساتھ ساتھ انہوں نے یہ سازشیں بھی کیں کہ مسلمانوں کا قرآن سے تعلق توڑا جائے اور نبی اکرم ﷺ کی ذات پر رکیک حملے کیے جائیں تاکہ مسلمان زیادہ جذبات میں آئیں، زیادہ مشتعل ہوں اور ہم کہہ سکیں کہ یہ دہشت گرد ہیں۔

> "Searching for an enemy"
> نامی کتاب افغان طالبان کا امیج خراب کرنے اور امریکہ کے لیے فیس سیونگ کی ایک اور ناکام کوشش ہے۔

سوال: آخر اسلام کے خلاف ہی بقیہ تمام غیر مسلم طاقتیں اکٹھی کیوں ہو جاتی ہیں۔انہیں اسلام سے کیا خطرات لاحق ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: جس طرح انسانوں میں حزب اللہ اور حزب الشیطان کی تقسیم موجود ہے اسی طرح نظاموں میں بھی یہی تقسیم موجود ہے۔ایک وہ نظام ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے دیا اور وہ نظام انسانیت کی دنیوی اور اُخروی فلاح کا ضامن ہے۔اسلام اس نظام کا داعی ہے۔دوسری طرف انسانوں کے بنائے ہوئے نظام ہیں جیسے کیپٹل ازم، سوشلزم، کمیونزم، مارکسزم اور لبرل ازم وغیرہ۔انسانوں کے بنائے ہوئے تمام نظام صرف اپنے بنانے والے طبقے یا قوم کے دنیوی مفادات کا تحفظ کرتے ہیں جبکہ باقی انسانوں اور قوموں کا استحصال کرتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں جو نظام چل رہا ہے وہ سرمایہ دارانہ نظام ہے۔یہ سرمایہ داروں کے مفادات کو تحفظ دیتا ہے اور دوسرے انسانوں کا استحصال کرتا ہے۔اس نظام کے ذریعے دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے اور دولت ہی دنیا میں بڑائی کی علامت بن جاتی ہے۔جبکہ اسلام میں بڑائی کا معیار تقویٰ ہے۔یہی وجہ ہے کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ حضرت بلالؓ کو سیدنا بلال کہہ کر پکارتے تھے۔ اسی طرح اسلام میں وسائل کے حوالے سے بھی تمام انسان برابر ہیں اور اس میں مرد اور عورت کی تفریق بھی نہیں کی جاتی۔جو حقوق عورت کے ہیں وہی مرد کے ہیں۔ اس کے برعکس سرمایہ دارانہ نظام انسانوں میں تفریق پیدا کرتا ہے۔سرمایہ داروں کو نوازتا ہے اور باقیوں کا استحصال کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ سرمایہ داروں کی دولت بڑھ رہی ہے اور عام انسانوں میں غربت بڑھ رہی ہے۔لیکن اسلامی نظام تمام لوگوں کے مفادات کا خیال رکھتا ہے۔ جب خلافت راشدہ میں مسلمان ایک علاقے کو فتح کرتے ہیں تو کچھ عرصہ بعد مرکز سے حکم آ جاتا ہے کہ اس جگہ کو چھوڑ دو کیونکہ کسی دوسرے محاذ پر مسلمانوں کی زیادہ ضرورت ہے۔اس پر اس علاقہ کا مسلمان کمانڈر تمام اقلیتوں کو اکٹھا کرتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ ہم نے آپ سے جو جزیہ لیا تھا وہ آپ کی حفاظت کے لیے تھا لیکن اب ہم یہاں سے واپس جا رہے ہیں۔اس لیے اپنا اپنا جزیہ واپس لے لو۔کیا دنیا کے کسی نظام میں ایسی کوئی مثال ملتی ہے کہ اپنوں کے لیے نہیں بلکہ غیروں کے لیے اتنی بڑی قربانی دی گئی ہو۔ لہٰذا ایسا نظام جس سے تمام انسان فائدہ حاصل کریں وہ دنیا کے مفاد پرستوں کو قبول نہیں ہے۔کیونکہ اسلامی نظام سے ان کے مفادات پر ضرب پڑتی ہے۔لہٰذا وہ اپنے مفادات کو بچانے کے لیے اسلامی نظام کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر یہ نظام آ گیا تو ان کو اس کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑیں گے اور ان کی تمام دادا گیری ختم ہو جائے گی۔یہ سرمایہ دارانہ نظام عالمی دادا گیر پیدا کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ افغانستان میں جب اسلامی ریاست قائم ہوئی اور وہاں اسلامی نظام ابھی پوری طرح قائم ہوا بھی نہیں تھا کہ عالمی دادا گیروں نے حملہ کر کے اس کو ختم کر دیا۔لیکن ایک وقت آئے گا کہ نہ صرف افغانستان میں اسلامی نظام قائم ہوگا بلکہ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی

اس کے اثرات مرتب ہوں گے۔

سوال: اسلام کے خلاف محاذ میں یہود وہنود کے گٹھ جوڑ، مغرب کا اسلاموفوبیا اور Huntington جیسے فلسفیوں کا کیا رول رہا ہے؟

رضاء الحق: اس وقت یہود وہنود کے گٹھ جوڑ میں ایک تیسری قوت کو بھی آپ شامل کر سکتے ہیں اور وہ ہے امریکہ۔ لیکن امریکہ کا معاملہ سمجھنے والا ہے کہ امریکہ میں طاقت کے مراکز ایک سے زیادہ ہیں اور طاقت کا وہ مرکز جہاں سے حکم جاری ہوتا ہے وہ اس وقت صیہونی کنٹرول میں ہے۔ یعنی حقیقت میں امریکہ اسرائیل کا سیٹلائٹ بن چکا ہے۔ ہمیں قرآن پاک میں یہ بات پہلے بتادی گئی ہے کہ مسلمانوں سے دشمنی میں شدید تر وہ لوگ ہوں گے جو مشرک ہیں اور جو کہتے ہیں کہ ہم یہودی ہیں۔ حقیقت میں وہ آج صیہونی یہودی ہیں۔ دوسری طرف جب سے انڈیا وجود میں آیا ہے اسی وقت سے ان کا گٹھ جوڑ یہودیوں کے ساتھ ہے اور اسی وقت سے ان کا آنا جانا ہے۔ 2008ء کی رپورٹ میں یہاں تک کہا گیا کہ اسرائیلی فوجی جو ہتھکنڈے فلسطینیوں کے خلاف استعمال کرتے تھے وہی مقبوضہ کشمیر میں جاکر وہ بھارتی فوج کو سکھاتے تھے کہ آپ اس طرح ان کو دبائیں اور یہ بات پلوامہ واقعہ کے بعد اور زیادہ نکھر کر سامنے آگئی کہ اسرائیل اور انڈیا ایک دوسرے کے معاون ہیں اور ایک تیسرے ملک کے ساتھ مل کر پاکستان پر حملہ کرنے کی پوری تیاری میں تھے۔ لہٰذا یہود وہنود کا یہ گٹھ جوڑ فطری ہے جس کے حوالے سے ہمیں قرآن میں پہلے سے مطلع کر دیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مغرب کا اسلاموفوبیا بھی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس کا آغاز تقریباً ساتویں صدی میں ہو چکا تھا جب ابھی حضور ﷺ کے وصال کو بھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ اس وقت بھی ڈانٹے (Dante) جیسے لوگ آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتے تھے۔ اسی طرح انیسویں صدی میں ناول نگار ایچ جی ویلز جس نے تاریخ پر بھی کتابیں لکھی ہیں، اس نے بھی آپ ﷺ کی شان میں بہت ساری گستاخیاں کی ہیں۔ اسی طرح ٹائن بی اور ہنٹنگٹن جیسے فلسفی تھے، جنہوں نے اسلاموفوبیا کو عام کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ ہنٹنگٹن نے ''تہذیبوں کا تصادم'' کے عنوان سے کتاب لکھی۔ اس کے بعد'' نظریات کا تصادم'' بھی ایک کتاب آئی ہے۔ اس سے پہلے فرانسس فوکایاما نے کہہ دیا تھا کہ ہماری تہذیب سب سے اوپر ہے لیکن ان کو اسلام سے خطرہ موجود ہے۔ اسی لیے ان کی فلاسفی کے پیچھے جو سوچ کارفرما ہوتی ہے، وہ یہی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کیا جائے یا ان کو ان کے دین سے دور کیا جائے تاکہ وہ اپنے سیاسی، معاشی اور تعلیمی نظام کو بھول جائیں۔ دوسرا مقصد یہ ہوتا ہے کہ قرآن اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسلمانوں کا تعلق کمزور کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ این جی اوز کے ذریعے ہمارے معاشرتی نظام کو مسمار کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ سیاسی اور معاشی نظام تو مکمل طور پر ان کے کنٹرول میں چلا گیا ہے۔ البتہ معاشرتی سطح پر کچھ شرم وحیا اور خاندانی نظام کی کچھ رمق باقی ہے اس کو ختم کرنے کے لیے اب وہ بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور ان تمام کوششوں کے پیچھے فلسفیوں، اسلاموفوبیا اور یہود وہنود کے گٹھ جوڑ کا بھرپور رول ہے کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ ہمیں چیلنج کرنے کی پوزیشن میں اگر کوئی نظام ہے تو وہ اسلام ہے۔

سوال: ''Searching for an enemy'' نامی کتاب میں ملا عمر کے بارے میں کیا لکھا گیا ہے؟

رضاء الحق: میدان جنگ میں امریکہ افغان طالبان سے ہار چکا ہے۔ اب مذاکرات کے ٹیبل پر بھی وہ ہار رہا ہے۔ ویسے زلمے خلیل زاد کے بیانات آ رہے ہیں کہ ہم مذاکرات کی کامیابی کے بہت قریب ہیں لیکن حقیقت میں وہ دور ہیں۔ کیونکہ افغان طالبان کی پہلی شق ہی یہ ہے امریکہ ازسرنو اس کی وضاحت کرے کہ دہشت گردی کیا ہے؟ لیکن امریکہ ایسا نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اگر وہ ایسا کریں گے تو طالبان سچے ثابت ہوں گے اور امریکہ مجرم ٹھہرے گا۔ گویا امریکہ ہر لحاظ سے یہ جنگ ہار رہا ہے اور اب وہ اپنی فیس سیونگ کے طریقے ڈھونڈ رہا ہے۔ یہ کتاب بھی اسی کوشش کا ایک حصہ ہے۔ اس کتاب میں امریکہ کی انٹیلی جنس ناکامی کھل کر سامنے آرہی ہے کہ انہیں اپنا ٹارگٹ تین کلومیٹر کے فاصلے پر بھی نظر نہیں آیا۔ لیکن لگتا یہ ہے کہ یہ کتاب لکھوائی گئی ہے اس کا انداز ایسا ہے جس سے لگتا ہے کہ ملا عمر کو ایک بزدل شخص دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ افغان طالبان نے امریکہ کو جگہ جگہ بھگایا ہے لیکن کتاب کے ذریعے انہوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ افغان طالبان جگہ جگہ پر چھپے ہوئے تھے اور بزدلانہ طریقے سے کارروائیاں کرتے تھے اور بھاگتے تھے۔ حقیقت میں وہ افغان طالبان کا امیج خراب کرنا چاہ رہے ہیں۔ ''ایک آنکھ کا ملا عمر'' اور he was the hiding ...harmit جیسے الفاظ لکھ کر انہوں نے ملا عمر کی شخصیت کو تضحیک کا نشانہ بنایا ہے اور ان کا امیج خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس میں انٹیلی جنس کی ناکامی کا بھی تذکرہ ہے لیکن اس ناکامی کو لوگ بھول جاتے ہیں اور امیج خراب کرنے والی بات کو لوگ زیادہ یاد رکھتے ہیں لیکن ان شاء اللہ اس میں انہیں ناکامی ہوگی۔ کیونکہ وہ چاروں طرف سے جنگ ہار رہے ہیں۔ لہٰذا اب وہ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ یہ کتاب اسی کا ایک تسلسل نظر آتی ہے۔

سوال: پاکستان دوقومی نظریہ کی بنیاد پر بنا تھا لیکن ہمارے حکمران سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ لگاتے ہیں کیوں؟

ایوب بیگ مرزا: پاکستان تو قومیت کی نفی کی بنیاد پر بنا تھا اور دین کی بنیاد پر بنا تھا۔ میں کسی مسلمان مصنف کی مثال نہیں دوں بلکہ میں مہاتما گاندھی کی مثال دوں گا کہ وہ پاکستان کے بارے میں کیا رائے رکھتا تھا۔ اس نے ایک موقع پر قائد اعظم سے سوال کیا کہ what do you mean by Pakistan? Is it pan Islamism? یعنی اس کا مطلب ہے کہ اس کے ذہن میں تھا کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست بننے جا رہا ہے۔ لیکن آج ہمارے لبرل لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ صرف مسلمانوں کا ملک بنانا مقصود تھا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ جب ہم اپنی قومیت کی نفی کر کے مذہب کی بنیاد پر کوئی ملک بناتے ہیں تو پھر ہمارا اصل ہدف اسلام ہی ہونا چاہیے۔ یہ ٹھیک ہے کہ سرحدوں کو آج کے دور میں تسلیم کیے بغیر چارا نہیں لیکن حقیقت میں پاکستان کو عالم اسلام کے لیے کھڑا ہونا چاہیے۔ یعنی ہدف یہ ہونا چاہیے کہ پاکستان مسلم امہ کو لیڈ کرنے اور صحیح معنوں میں مسلم امہ بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ خلافت کا ادارہ ترکی میں ختم ہو رہا تھا لیکن یہاں اس کے حق میں ایسی تحریک اٹھتی ہے کہ گاندھی جیسے ہندو کو بھی اس کا ساتھ دینا پڑتا ہے۔ اسی طرح کسی بھی دوسرے مسلمان ملک میں مسلمانوں پر مشکل وقت آتا ہے تو یہاں کے لوگ اس کو حل کرنے کی فکر میں ہوتے ہیں۔ فلسطینیوں اور کشمیریوں پر تشدد ہو رہا ہو تو سب سے زیادہ پاکستانیوں کو دکھ ہو رہا ہوتا ہے۔ لہٰذا اُمت مسلمہ کو حقیقت میں تشکیل دینے کا ایک جذبہ یہاں موجود ہے لیکن حکمران یہ کہہ دیتے ہیں کہ سب سے پہلے پاکستان ہے۔ حالانکہ اس طرح کہنا نہیں چاہیے۔ ٹھیک ہے کہ پاکستان کی اہمیت ہمارے پیش نظر ہونی چاہیے لیکن اگر افغانستان پر حملہ ہوتا ہے جس طرح امریکہ نے کیا تھا تو ہمیں ساتھ اس وقت کی اسلامی حکومت کا ہی دینا چاہیے تھا لیکن یہ ہماری بدقسمتی اور بزدلی کا معاملہ ہے کہ ہم نے اسلام کی بجائے کفر کا ساتھ دیا۔

سوال: مرحوم ڈاکٹر اسرار احمدؒ اُمت کی اجتماعی توبہ کی بات کیا کرتے تھے اس سے کیا مراد ہے؟

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(14 تا 20 مارچ 2019ء)

جمعرات (14 مارچ) کو صبح 9 بجے تا نمازِ ظہر مرکز تنظیم اسلامی ''دارالاسلام'' میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ اسی روز طے شدہ شیڈول کے مطابق رات 10 بجے کی پرواز سے کراچی کے لیے روانگی ہوئی۔

جمعہ (15 مارچ) کو بعد نمازِ ظہر قرآن اکیڈمی' یٰسین آباد کی مجلس تعلیم اور مجلس منتظمہ کے ذمہ داران نے امیر محترم کے ساتھ ملاقات کی۔ انفرادی تعارف حاصل کرنے کے بعد مذکورہ شعبوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ بعدازاں' اجتماعی ظہرانے کا اہتمام تھا۔ اسی روز بعد نمازِ عصر قرآن اکیڈمی' یٰسین آباد میں انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کے نائب صدر جناب عبدالرزاق کوڈواوی سے انفرادی ملاقات رہی۔ بعد نمازِ مغرب جناب ثاقب رفیع شیخ مرحوم کے اہل خانہ سے تعزیت کے لیے ان کی رہائش گاہ جانا ہوا۔ ہفتہ (16 مارچ) کو قرآن اکیڈمی' یٰسین آباد میں صبح 8 بجے انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کی مجلس عاملہ کے ارکان سے اور 9:30 بجے مجلس شوریٰ کے ارکان سے ملاقات رہی۔ بعدازاں' اسی مقام پر 10:30 سے 12:30 بجے تک قرآن اکیڈمی سے حفظ کرنے والے بچوں میں تقسیم اسناد اور دستار بندی کی تقریب میں بطور صدرِ مجلس شرکت ہوئی۔ قرآن اکیڈمی' یٰسین آباد کا مسجد ہال حفاظ اور ان کے عزیزوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ تقریب کے اختتام پر امیر محترم نے مختصر تذکیری خطاب کیا۔ اسی روز بعد نمازِ عشاء جناب فرقان پیرزادہ کی رہائش گاہ پر حلقہ کراچی شمالی کی مقامی تنظیم فیڈرل بی ایریا کے ذمہ داران نے امیر محترم کے ساتھ ملاقات کی۔ انفرادی تعارف حاصل کرنے کے بعد تنظیمی معاملات پر گفتگو ہوئی۔ بعدازاں' شرکاءِ محفل کے ساتھ اجتماعی عشائیے میں شرکت کی۔ اتوار (17 مارچ) کو صبح 9 بجے سے دوپہر 12:30 تک قرآن اکیڈمی' یٰسین آباد میں منعقدہ انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کے 32 ویں سالانہ اجلاس کی صدارت کی۔ حاضری بھرپور تھی۔ پروگرام کے آخر میں امیر محترم نے بطور نگران انجمن تمام حاضرین کی آمد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مختصر خطاب بھی کیا۔ دوپہر 2:30 بجے کی پرواز سے لاہور واپس روانہ ہوئے۔ اس دورے کے دوران تمام مصروفیات میں نائب ناظم اعلیٰ (پاکستان جنوبی) جناب اظہر ریاض امیر محترم کے ہمراہ رہے۔

سوموار (18 مارچ) کو قرآن اکیڈمی میں معمول کے دفتری امور نمٹائے۔ منگل (19 مارچ) کو صبح 10 بجے سے نمازِ ظہر تک مرکز تنظیم اسلامی ''دارالاسلام'' میں ضروری تنظیمی امور نمٹائے۔ اسی دوران آسٹریلیا سے آئے ایک رفیق تنظیم سے ملاقات رہی۔ بعدازاں ''دارالاسلام'' ہی میں انجمن خدام القرآن اسلام آباد کا ایک نمائندہ وفد ملاقات کے لیے آیا' جنہوں نے امیر محترم سے بطور نگران انجمن اپنے مختلف مسائل پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کی۔ سہ پہر 3 بجے قرآن اکیڈمی میں کینیڈا کی رہائشی ڈاکٹر صباحت نے اپنے بھائی کے ہمراہ کسی ذاتی مسئلے کی بابت امیر محترم سے رہنمائی حاصل کی۔ اسی شام بعد نمازِ مغرب طے شدہ پروگرام کے مطابق جناب راحیل محمود بھٹی کی رہائش گاہ پر حلقہ لاہور شرقی کی مقامی تنظیم چھاؤنی جنوبی کے رفقاء سے اجتماعی ملاقات رہی۔ معمول کے مطابق مقامی امیر نے اپنے نقباء کا اور پھر نقباء نے نئے رفقاء کا تعارف کرایا۔ بعدازاں' سوال و جواب کی بھرپور نشست ہوئی۔ اس پروگرام میں نائب ناظم اعلیٰ (مرکز) نے بھی شرکت کی۔

(مرتب: محمد خلیق)

ایوب بیگ مرزا: ایک تو انفرادی توبہ ہے، آدمی سے گناہ ہوجاتا ہے تو اس کو اس پر توبہ کرنی چاہیے۔ ایک یہ ہے کہ ایک معاشرے یا قوم نے اللہ سے کوئی وعدہ کیا تھا۔ قیام پاکستان سے پہلے ہماری دعائیں یہ تھیں کہ اے اللہ! تو ہمیں ایک ملک عطا کر ہم یہاں تیرا نظام نافذ کریں گے۔ یہ وعدہ ہم نے اللہ سے کیا تھا لیکن اس کے بعد ہم عوامی اور حکومتی سطح پر اس وعدے سے منحرف ہوگئے۔ اجتماعی توبہ کا مطلب یہ ہے کہ ساری قوم یعنی مسلمانان پاکستان یہ فیصلہ کریں کہ وہ نہ صرف اسلام کو اپنی زندگیوں پر نافذ کریں گے بلکہ اسلام کے نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کریں گے۔ یہ جدوجہد عملی توبہ ہے۔ جو شخص یہ جدوجہد خلوص کے ساتھ کر رہا ہے تو وہ توبہ کر رہا ہے اور وہ قبول بھی ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ اس توبہ کے نتیجے میں پاکستان میں اسلامی نظام آتا ہے یا نہیں یہ اس کی ذمہ داری نہیں۔ اگر ساری قوم اس پر تیار ہوجائے اور اجتماعی طور پر رجوع کرلے تو پھر تبدیلی کیوں نہیں آئے گی؟ پھر تو تبدیلی نوشتۂ دیوار ہے۔ لیکن بدقسمتی کی بات ہے کہ ہم میں سے بہت کم لوگ اس طرف توجہ دیتے ہیں۔ مصیبت یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کے ارکان پر عمل پیرا ہیں وہ عبادات تو ادا کرتے ہیں لیکن وہ باطل نظام کو ختم کرنے اور اسلامی نظام کو قائم کرنے کی ذمہ داری نہیں ادا کرنا چاہتے۔ حالانکہ جب تک ہم باطل نظام کو نیست و نابود نہ کردیں اور اسلام کا عادلانہ نظام قائم نہ کردیں اس وقت تک ہم اجتماعی طور پر مسلمان نہیں ہوسکتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انفرادی طور پر بھی بہت کام ہوسکتا ہے لیکن جب پوری قوم اجتماعی طور پر یا قوم کا معتد بہ طبقہ یہ کام نہیں کرتا تو اسلام بحیثیت نظام نافذ نہیں ہوسکتا اور جب تک وہ نافذ نہیں ہوتا اجتماعی توبہ نہیں ہوگی۔ وہ نظام نافذ کیسے ہوگا؟ وہ بھی ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''منہج انقلاب نبوی ﷺ'' میں بالکل واضح کیا ہے کہ پہلے آپ اپنی ذات پر اسلام نافذ کریں، پھر قریبی لوگوں کو اس کی دعوت دیں اور ایک ایسا صالح معاشرہ قائم کریں۔ اگر صالح معاشرہ قائم ہوجائے گا تو پھر باطل نظام قائم نہیں رہ سکے گا۔ لیکن اس کے لیے تن من دھن لگانا پڑے گا۔ اس کے لیے ایک جماعت کی ضرورت ہے جو ایک امیر کی زیر قیادت اس کے لیے جدوجہد کرے اور اس قافلے کو وہاں تک پہنچائے کہ پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بن جائے۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

کرتی ہے حاجت شیروں کو رُوباہ

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

جارج بش نے 2001ء میں علی الاعلان صلیبی جنگ چھیڑی تھی۔ اٹھارہ سال مسلم دنیا اجاڑی جاتی رہی۔ ہمیں برداشت، امن، رواداری، مکالمہ بین المذاہب کے پہاڑے پڑھائے جاتے رہے۔ اب اچانک ٹرمپ کا مداح، اسلام دشمنی میں سرتاپا شرابور اصلی حقیقی دہشت گرد صلیبی، فوجی وردی میں برنٹین ٹارنٹ نیوزی لینڈ میں دو مساجد پر ٹوٹ پڑا۔ بش کے فرمان پر مہر تصدیق نہتے مسلمانوں کے خون سے ثبت کر دی۔ صلیبی جنگی ترانوں، موسیقی کی دھن پر گولیاں برسانے والا، جو فیس بک پر نفرت انگیز اسلام دشمن مہم چلا رہا تھا، پوسٹیں شیئر کر رہا تھا کسی واچ لسٹ میں نہ آیا؟ بلاثبوت بلاشواہد مولانا مسعود اظہر کے لیے سلامتی کونسل تک جا پہنچے، ہنگامہ کھڑا کرنے والی دنیا اب صرف مگرمچھ کے آنسو بہا رہی ہے۔ اسے آرام سے دماغی مریض قرار دے کر قتل عام جھاڑ دے کر قالین تلے دبا دینے کے ارادے عیاں ہیں۔ یہ الگ موضوع ہے جس پر بات ہوگی۔ فی الوقت تو اپنے ہاں این جی اوز کے ہاتھوں یوم نسواں مارچ پر حد درجہ متنازعہ، حیا باختہ پلے کارڈز نے سبھی کو برافروختہ کر رکھا ہے۔

خاندان توڑنے، عورت کو منتشر خیالی اور ہیجان خیزی کی دلدل میں دھکیلنے کے سارے پیغام یک جا تھے۔ فخریہ اعلان: ”میں آوارہ میں بدچلن“۔ (”داغ تو اچھے ہوتے ہیں“ کا دیا جانے والا سبق پکا ہو گیا ہے انہیں) حیا سوز لباس میں چہرہ ماسک تلے چھپائے۔ ”اکیلی، آوارہ، آزاد“۔ ”میرا جسم میری مرضی“۔ ”اپنا کھانا خود گرم کرو“۔ ”مجھے کیا معلوم تمہارا موزہ کہاں ہے“۔ ”اگر دوپٹہ اتنا پسند ہے تو آنکھوں پر باندھ لو“۔ ذہنی افلاس اور اخلاق باختگی قابلِ رحم اور لائق علاج ہے۔ اصلاً جو ایجنڈا مغرب کا مسلم معاشروں میں خاندان توڑ ابتری پھیلانے کا ہے، عورت کو گھر سے بے گھر کرنے اور آزادی کے جھانسے میں دربدر کرنے کا ہے، اس مرتبہ عزائم یوں بے نقاب ہوئے کہ لوگ بوکھلا گئے۔ حالانکہ وہ اپنے ایجنڈوں میں ”ٹائٹس“ جیسی حیا سوز بیہودہ بے لباسی عام کر چکے۔ تعلیم اور روزگار کے نام پر بہت ابتری پھیلا چکے۔ تاہم اتنی بے باک بغاوت اور مرد دشمنی کے لیے معاشرہ تیار نہیں۔

ویسے سمجھے پوچھے جانے کی بات تو یہ ہے کہ یہ ”مرد“ کے نام پر جو طوفان اٹھاتی ہیں، مسلم معاشرے میں وہ ”مرد“ کہاں ہوتا ہے؟ آج بھی ہمارے ہاں مرد نہیں۔ مہربان، شفیق رشتوں میں گندھے باپ، بھائی، شوہر، بیٹا، چچا، ماموں، نانا، دادا، بھانجا، بھتیجا ہوا کرتے ہیں۔ ہر رشتہ محترم، محبوب، محافظ، غیور۔ رہے معاشرے کے عام مرد، تو نارمل مہذب گھروں میں عورت کا ان سے کیا واسطہ؟ ان سے برتنے، نمٹنے کو یہ محرم محافظ رشتے موجود ہیں، اگر عورت اکیلی، آوارہ، آزاد کے زعم میں پاگل نہ ہوئی پھرے؟ یوں بھی جب یہ عورتیں سڑکوں پر رل رہی تھیں، اپنے سول سوسائٹی دفتر والوں کے ہمراہ، اس وقت نارمل عورت 8 مارچ سے بے خبر گھر میں تھی۔ دوپہر میں بریانی، پائے، میٹھے کے ساتھ! مکان کو گھر بنانے والی عورت۔ گھر کے میٹھے رشتوں میں محبت بانٹتی، داد سمیٹ رہی تھی خوش ذائقہ کھانے کی۔ ان کھلکھلاتے خوش باش گھرانوں کے ہاتھوں فرسٹریشن کا مارا شیطان، سڑکوں پر جنہیں نکال لایا تھا وہ فاسٹ فوڈ کے صحت شکن باسی برگر اور سیاہ مشروب پر گزارا کر رہی تھیں۔

مغرب کی جس عورت کو آئیڈیل بنا کر وہ ان راہوں پر بھٹک رہی ہے ذرا اسے بھی دیکھ لیں۔ اسرائیلی یہودی پروفیسر ڈاکٹر مورڈی چائی کیدار، جو اسرائیلی خفیہ ایجنسی کا اہل کار بھی رہا ہے، عرب دنیا، سیاسیات، اسلامک گروپس کا ماہر ہے۔ اس کی رپورٹ ملاحظہ ہو جس کے مطابق ہزاروں نوجوان یورپ امریکہ، آسٹریلیا، حتیٰ کہ اسرائیل میں مسلمان ہو رہے ہیں۔ اس کی وجوہات میں سرِ فہرست مغرب کے ٹوٹے گھر ہیں۔ طلاق گزیدہ والدین، شراب منشیات کے نشے میں دھت، اولاد کو جذباتی تحفظ، محبت کی گرمائش جو شخصیت سازی کا اہم ترین جزو اور نارمل زندگی کا لازمہ ہے، نہیں دیتے۔ لڑتے جھگڑتے ساتھی، بدلتے گھروں کے برعکس مسلمانوں کے ہاں گرمجوشی، والہانہ استقبال، مہمان نوازی، سکینت جو انہیں ملتی ہے وہ ان کے اپنے ہاں کے خود پرست، تنہائی گزیدہ (اکیلی، آوارہ!) سرد مہری کے مارے، بے روح طرزِ زندگی سے یکسر مختلف ہے۔ حوصلہ افزائی، امداد باہمی، محبت کے میٹھے بول ان کے دل جیت لیتے ہیں۔ پروفیسر کے مطابق، نومسلم یہ کہتے ہیں کہ اسلام ان کی زندگی کو ایک مقصد ایک جہت عطا کرتا ہے۔ سالہا سال کے فکری جمود، روحانی خلا، مادیت، لادینیت تشنہ زندگی کے بعد، انہیں صحیح اور غلط کا پیمانہ یہاں مل جاتا ہے۔ زندگی منضبط اور ذہنی افق وسیع تر ہو جاتا ہے! (تم جس آزادی کو پکار رہی ہو، وہ اس کی تلخیاں سہہ بھگت کر اب خود کو لا الٰہ الا اللہ کے عہد میں باندھ رہے ہیں بہ رضا و رغبت)۔ ہمارے امریکہ قیام کے دوران جن امریکی لڑکیوں نے اسلام قبول کیا، سرتاپا حجاب کی پاکیزگی انہوں نے لپک کر قبول کی۔ ان کی خوشی یہ بھی تھی کہ اب شوہر ہماری ذمہ داریاں اٹھائے گا اور ہم بچوں سے مہکتی پُرسکون گھریلو زندگی پا سکیں گے نوکریوں اور فکرِ معاش سے آزاد!

مذکورہ رپورٹ میں بھی نومسلمات کے حوالے سے یہی لکھا ہے کہ اسلام اخلاقیات اور حیا کو ابھارتا ہے جو ان کے اپنے معاشرے میں عنقا ہے۔ وہ اپنے ہاں کی حیا باختہ مادر پدر آزاد، منشیات شراب میں لتھڑی زندگی سے بے زار ہو کر اعلیٰ اقدار والی اسلامی زندگی کو ترجیح دیتی ہیں۔ اسلام میں راحت عزت اور احترام سے پُرپذیرائی ملتی ہے، اپنے ہاں کی تذلیل اور جنسی استحصال کے برعکس۔ گزشتہ سالوں میں مغربی عورتوں کی وہ رپورٹ بھی آئی تھی جس میں وہ پریشر ککر کو چھپی ڈالے اس حسرت میں مبتلا دیکھی جا سکتی ہے کہ یہ میں نے بہت چاہت سے خریدا تھا۔ کاش میں اسے استعمال کر سکوں۔ یہ حسرت کہ کاش شوہر ہوتا (پارٹنر نہیں) جس کے لیے پکاتی، گرم کرتی، موزہ ڈھونڈتی! سو یہ ایک پیکیج ہے جو تم نے خود منتخب کرنا ہے اے قابلِ رحم عورت! نیا جھگڑا کھڑا نہ کرو۔ اب 24 مارچ کو ”مرد مارچ“ تیار ہے یہ کہتے ہوئے کہ ’اپنی چھپکلی خود مارو‘،

‘سیرپ کا ڈھکنا خود کھولو،’ موزہ چھوڑ و دوپٹہ ڈھونڈو! کیا دیوانگی ہے! ملک وقوم پر دشمن نظریں اور دانت گاڑے کھڑا ہے اور نوجوان کن جھگڑوں کی نذر ہیں؟ یہ بھرے پیٹوں اور این جی اوز کا شاخسانہ ہے، ورنہ وزیر خزانہ علی الاعلان فرما رہے ہیں: ’’مہنگائی مزید بڑھے گی، عوام کی چیخیں نکل جائیں گی۔‘‘ بے روزگاری، گیس بجلی بحران، معاشی ابتری ’’تبدیلی‘‘ کے عنوان تلے بڑھی چلی آ رہی ہے۔ آئی ایم ایف کے قرضے اب مل جائیں گے۔ ایٹمی پاکستان سے نمٹنے کا یہ معاشی فارمولا ہمیں سر اٹھانے نہیں دے گا۔

ادھر ابھی تو طالبان امریکہ مذاکرات اور اسی دوران طالبان کی جانب سے پے در پے عسکری کارروائیاں اور مبہوت کن کامیابیاں جاری تھیں، جن پر دنیا بھر کے میڈیا کا دم بخود سناٹا جاری تھا۔ ایسے میں ڈچ صحافی خاتون بٹی ڈیم کی پانچ سال ملا عمر کی تلاش پر مبنی کتاب سامنے آ گئی۔ ترجمان طالبان نے بھی اسی سلسلے کی تصادیر اور بیان جاری کر دیا۔ اسلامی امارات افغانستان کی قیادت ملا عمرؒ نے جس خستہ حال کچے چھوٹے سے گھر سے کی، وہائٹ ہاؤس، پینٹا گون اور 49 چمکتے دمکتے لدے پھندے ممالک کی فوجوں کو شکست دی۔ ان کا دشمن ان کی بہت بڑی بیس سے صرف 3 میل کے فاصلے پر بلا سکیورٹی کھلے کچے گھر میں مقیم رہ کر 7 سال بعد ان کی ناک کے نیچے اپریل 2013ء میں انتقال کر کے دفن ہو گیا۔ دو سال بعد خود طالبان کے مطلع کرنے پر سٹیلائٹوں کے گھن گرج والے ہائی ٹیک ماسٹروں کو خبر ملی! ان کے انتقال کے دن علاقے میں شدید ژالہ باری سے بے شمار امریکی جہاز ہیلی کاپٹر سوا ستیاناس ناکارہ ہو گئے۔ آسمان نے اپنی توپوں سے سلامی دی جی دار سپہ سالار کو! عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملا عمرؒ تک رومن ایمپائر کی کہانی میں مماثلت کتنی ہے! دنیا میں اس خبر کی گونج نے تہلکہ برپا کر دیا۔ کیا کیجیے کہ اب تو افغان فوج بھی امریکیوں سے اروزگان میں جھگڑ پڑی۔ حملہ کر دیا۔ امریکی فضائیہ نے جوابی بمباری کر دی۔ یہ امریکی تابوت کا آخری کیل ہے۔ افغان باقی کہسار باقی۔ الحکم للہ! الملک للہ! رہے ہم؟ تو...... کرتی ہے حاجت شیروں کو زُوباہ! ہم پیٹ اور کشکول کے ہاتھوں خوئے اسد اللٰہی سے محروم رہے امریکہ کے آگے دبے جھکے۔

❁ ❁ ❁

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام

بانی: ڈاکٹر اسرار احمدؒ

کُلّیۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور

وفاق المدارس سے الحاق شدہ

191۔ اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

’’تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن سیکھتے ہیں اور دوسروں کو قرآن سکھاتے ہیں۔‘‘ (حدیث نبوی ﷺ)

درس نظامی (آٹھ سالہ کورس) کے پہلے سال میں

داخلے شروع

خصوصیات

☆ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کی ریگولر کلاسز
☆ ذہین اور مستحق طلبہ کے لیے کلی یا جزوی کفالت کی سہولت
☆ وفاق المدارس العربیہ اور لاہور بورڈ / پنجاب یونیورسٹی کا نصاب
☆ کلاس میں نمایاں پوزیشن لینے والے طلبہ کے لیے وظائف
☆ تقریر اور تحریر کی مہارت کے لیے نامور اساتذہ کی راہنمائی

شیڈول برائے داخلہ

☆ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 3 اپریل 2019ء
☆ انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ 3 اپریل 2019ء
☆ کلاس کا آغاز 4 اپریل 2019ء

^‰ çÒÂÎ çj Ú

☆ ایف اے (آئی کام۔ جنرل سائنس گروپ)
مع
☆ دو سالہ دراسات دینیہ
داخلے کا اعلان بعد میں کیا جائے گا

اہلیت برائے داخلہ

☆ آٹھویں جماعت پاس طلبہ درجہ اولیٰ / میٹرک کے لیے داخلہ فارم جمع کروا سکتے ہیں۔
☆ میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ بھی درجہ اولیٰ اور FA میں داخلے کے اہل ہیں۔
☆ عمر 14 تا 16 سال برائے میٹرک (حفاظ کے لیے عمر میں دو سال کی رعایت)
☆ عمر 15 تا 18 سال برائے FA (حفاظ کے لیے عمر میں دو سال کی رعایت)
☆ صرف پاکستانی شہری

برائے معلومات

دفتری اوقات کے دوران 042-35833637
دفتری اوقات کے بعد 0301-4882395

المعلن

حافظ عاطف وحید، مہتمم

یہود اور ہم

مولانا محمد اسلم شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ

وضع میں تم ہو نصاریٰ ، تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود!

یہودی مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں، ان کی اسلام دشمنی کی مثالوں سے تاریخ بھری پڑی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے قتل کی سازشوں سے لے کر حرمین شریفین پر قبضے کے منصوبوں تک ان کی اسلام دشمنی کا ایک تسلسل ہے۔

لیکن تعجب اس بات پر ہے کہ ان کی اسلام دشمنی کے باوجود مسلمان ان کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کی وہ پیشین گوئی پوری ہو رہی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تم یہود کے نقش قدم پر چلوگے اور ان کے طور طریقے اختیار کرلوگے۔

میں جب قرآن کا مطالعہ کرتا ہوں تو مجھے یہودی مولویوں کی پہلی خرابی یہ نظر آتی ہے کہ وہ دوسروں کو تو نیکی کا حکم دیتے تھے مگر اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس گدھے کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کے اوپر بھاری بھرکم کتابیں لاد دی جائیں، لیکن اسے ان کتابوں سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

کیا ہمارے علما سوء کا بھی یہی حال نہیں ہے کہ دوسروں کو نیکی کی تلقین کرتے ہیں مگر اپنے آپ کو بھلائے بیٹھے ہیں، گھر میں پردہ نہیں، دینداری نہیں، ناچ گانا ہو رہا ہے، فلمیں چل رہی ہیں۔

یہودی مولویں میں دوسری خرابی یہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو جنت کا ٹھیکیدار سمجھنے لگے تھے، آج کئی علماءِ سوء بھی اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھتے ہیں ان کا خیال ہے کہ قیامت کے دن بس ہماری ہی چلے گی جسے چاہیں گے دوزخ میں دھکا دے دیں گے اور جسے چاہیں گے انگلی پکڑ کر جنت میں داخل کر دیں گے۔

یہودی مولویوں میں تیسری خرابی یہ تھی کہ وہ حقیر دنیا کی خاطر اللہ کے احکام میں تحریف اور تغیر کے لیے تیار رہتے تھے۔ آج مسلمانوں میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو ذاتی مفادات کے لیے، حکمرانوں کی خوشنودی کے لیے اور برادری کے رسم و رواج نبھانے کے لیے آیات قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ میں معنوی تحریف کے لیے تیار رہتے ہیں۔

یہودی مولویوں کی چوتھی خرابی قرآن نے یہ بیان کی ہے کہ وہ معاشرتی برائیوں سے خاموش سمجھوتہ کر چکے تھے، سب کچھ اپنی نظروں کے سامنے ہوتا دیکھتے تھے مگر خاموش رہتے تھے۔ ان کی زبانیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے گنگ ہو چکی تھیں اور گنگ ہونے کی اصل وجہ یہ تھی کہ خود بھی انہی برائیوں میں مبتلا تھے۔ آج ہمارے اندر بھی یہ خرابی آ چکی ہے۔ ہم برائی کو پھیلتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اللہ کے احکام ٹوٹتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ظلم کی بھڑکتی ہوئی آگ دیکھتے ہیں، اور کہاں نہیں دیکھتے؟

اپنے گھر میں دیکھتے ہیں، بازاروں میں دیکھتے ہیں، حکومت کے ایوانوں میں دیکھتے ہیں، اپنے خاندانوں میں اور اپنی جماعت میں دیکھتے ہیں مگر پھر بھی خاموش رہتے ہیں۔

قرآن نے ان کے مولویوں کے علاوہ ان کے عوام کی بھی کئی خرابیوں کی نشاندہی کی ہے۔ مثلاً یہ کہ وہ بے عمل ہی نہیں بدعمل بھی تھے مگر ان کا خیال تھا کہ ہم اللہ کے لاڈلے اور پیارے ہیں اس لیے اول تو وہ ہمیں جہنم میں ڈالے گا نہیں اور اگر بالفرض ڈالا تو محض چند دن کے لیے ہم جہنم میں جائیں گے پھر ہم ہوں گے اور جنت ہوگی۔

سچ کہیے گا کیا آج بہت سارے مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ نہیں ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے محبوب کی امت میں سے ہیں۔ اس لیے اولاً تو ہم جہنم میں جائیں گے ہی نہیں اور اگر بالفرض جانا ہی پڑا تو چند دن جہنم میں گزار کر ہنستے کھیلتے جنت میں چلے جائیں گے۔

قرآن بتاتا ہے کہ یہودی قوم توہمات کا شکار تھی، سحر اور ٹونے اور ٹوٹکے کا زور تھا۔

آج مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے۔ توہم پرستی عام ہے، ہر قدم پر ایسے بابے ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ ہم پل بھر میں محبوب کو قدموں میں ڈال سکتے ہیں۔ سنگدل افسر کو موم کر سکتے ہیں، بے روزگاروں کو روزگار دلا سکتے ہیں اور دل کی ہر مراد پوری کر سکتے ہیں۔

گویا معاذ اللہ! سارے خدائی اختیارات ان بابوں نے اپنے ہاتھوں میں لے لیے ہیں۔

قرآن کہتا ہے کہ یہودی مالی معاملات میں گڑبڑ کرتے تھے سود خور تھے، دوسروں کا مال شیر مادر سمجھ کر ہڑپ کر جاتے تھے۔

آج ہم مسلمانوں کے مالی معاملات میں بھی دھوکہ فریب، جھوٹ، ملاوٹ، سود اور وعدہ خلافی سب کچھ آ چکا ہے۔ قرآن کہتا ہے یہودی زندگی سے شدید ترین محبت کرتے تھے۔ یہ بات ہم پر بھی صادق آتی ہے۔

جہاد سے فرار اور حصول دنیا میں استغراق اس بات کی خبر دیتا ہے کہ شاید ہم نے ہمیشہ اسی دنیا میں رہنا ہے اور ہم نے کبھی بھی موت کا مزہ نہیں چکھنا۔ قرآن کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر بڑے احسانات کیے:

ان میں بیسیوں انبیا کرامؑ بھیجے، انہیں فرعون کے بدترین مظالم سے نجات دلائی، ان کے لیے دریا خشک کر دیا، ان کے کھانے کے لیے من و سلویٰ کا انتظام کیا گیا مگر انہوں نے ناشکرے پن کا راستہ اختیار کیا۔

ہم پر بھی اللہ تعالیٰ نے بے شمار احسانات کیے ہیں:
ہمیں خاتم النبیین ﷺ کا امتی بنایا۔

قرآن کی صورت میں عزت و سرفرازی کا نسخہ ہمیں عطا فرمایا۔ ایک آزاد ملک ہمیں عطا کیا۔ لیکن ہم نے شکر کے بجائے کفرانِ نعمت کیا۔

ان برائیوں کی وجہ سے یہودیوں پر ذلت مسلط کر دی گئی ہم نے ان کے طور طریقوں کو اختیار کیا تو ہم پر بھی ذلت کے گہرے بادل چھائے ہوئے ہیں۔

کشمیر سے لے کر بوسنیا تک، ایشیا سے افریقہ تک، ہم پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں۔

آیئے! ہم عزم کریں کہ ہم یہودیوں کے طریقے چھوڑ کر صحابہ کے طریقوں کو سینے سے لگائیں گے اگر ہم نے ایسا کیا تو ان شاء اللہ کامیابی کی چھڑی ہمارے ہاتھ میں ہوگی اور عزت کا تاج ہمارے سروں پر ہوگا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

☆☆☆

ضرورت رشتہ

☆ بیٹی، عمر 25 سال، تعلیم ایم فل کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0300-4686162

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

توکّل، باہمی اتحاد واتفاق نصرت خداوندی کی ضمانت

طلعت نثار

کفار ومشرکین مسلمانوں کے خلاف عداوت کی آگ میں اتنے جلے بیٹھے تھے کہ جب سرور کونین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بہ حکم خداوندی مکہ سے مدینہ ہجرت کرکے آئے تو اس کے دوسرے ہی سال جنگ ہوئی جو غزوۂ بدر کے نام سے موسوم ہے۔

یہ بغیر منصوبہ بندی اور تیاری کے اچانک ہوئی تھی۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد 313 جب کہ کفار کی تعداد تین گنا زیادہ تقریباً ایک ہزار تھی۔ کفار کے پاس اسلحے کی بھی فراوانی تھی۔ ان حالات میں مسلمانوں کا سہارا صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات تھی جس کے حضور وہ گڑگڑا کر دعا اور مدد کی فریاد کریں۔

حضور اکرم ﷺ ایک خیمے میں نہایت آہ وزاری سے دعا مانگنے میں مصروف تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آنحضرت کی دعا کے یہ کلمات نقل فرمائے ہیں، مفہوم: یااللہ مجھ سے جو وعدہ (کامیابی وکامرانی کا) آپ نے فرمایا ہے اس کو جلد پورا فرمادے۔ یااللہ اگر یہ مٹھی بھر جماعت المسلمین فنا ہوگئی تو پھر زمین میں کوئی تیری عبادت کرنے والا باقی نہیں رہے گا۔ دعا کی قبولیت کا بیان سورۃ الانفال میں اس طرح بیان ہوا ہے جس کا مفہوم یہ ہے: اللہ نے تمہاری فریاد سن لی اور فرمایا ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری امداد کروں گا جو یکے بعد دیگرے قطار کی صورت میں آنے والے ہوں گے۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

سورۃ آل عمران میں مدد کا تذکرہ کچھ اس طرح آیا ہے: اور یقیناً اللہ نے تمہیں بدر میں مدد دی جب تم کمزور تھے۔ آگے ان فرشتوں کی صفت بھی ارشاد فرمائی ہے کہ وہ ایک خاص لباس اور علامت کے ساتھ ہوں گے۔ حدیث مبارکہ میں مذکورہ علامت اس طرح بیان ہوئی ہے کہ بدر میں نازل ہونے والے فرشتوں کے عمامے سفید اور غزوۂ حنین میں مدد کے لیے آنے والے فرشتوں کے عمامے سرخ تھے۔ رب کائنات نے فرشتوں کو جو بے نظیر قوت وطاقت عطا فرمائی ہے اس کا اندازہ اس واقعے سے ہوسکتا ہے جو لوط علیہ السلام کے دور میں زمین کا تختہ الٹنے کے وقت پیش آیا کہ جبرئیلؑ نے ایک پَر کے ذریعے یہ وسیع وعریض تختہ الٹ دیا۔

غزوۂ احد 5 شوال تین ہجری جبل احد کے قریب ہوئی، اس لیے غزوۂ احد کے نام سے مشہور ہوئی۔ کفار کو غزوۂ بدر میں جو نقصان اٹھانا پڑا اس کا انتقام لینے کے لیے غزوۂ احد ہوئی، غزوہ کے آغاز سے پہلے ہی مدینہ میں ہنگامی حالات کا اعلان کروا دیا گیا کہ مسلمان مجاہد جہاں بھی جائیں ہتھیار لگا کر جائیں، حتیٰ کہ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بھی بغیر اسلحے کے نہ نکلتے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کے دولت خانے پر پہرا مقرر کیا گیا۔ غزوۂ احد میں بھی فرشتوں کا نزول ہوا تھا۔

غزوۂ خندق یا احزاب 5 ہجری: غزوۂ خندق اس لیے کہا جاتا ہے کہ پہلی مرتبہ حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے خندق کھودی گئی تھی۔ غزوۂ احزاب اس لیے کہ احزاب کا مطلب ہے جماعتیں۔ کیوں کہ اس غزوہ کے موقع پر تمام قبائل عرب و یہود کی اتحادی طاقتیں مسلمانوں کے خلاف متحد ہوگئی تھیں۔

جب حضور ﷺ کو اس متحدہ محاذ کے حرکت میں آنے کی اطلاع ملی تو سب سے پہلے جو کلمہ حضور ﷺ کی زبان مبارکہ سے نکلا وہ تھا: حسبنا اللہ و نعم الوکیل یعنی ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی ہمارا بہتر کارساز ہے۔ یہ وقت مسلمانوں پر بہت زیادہ سخت تھا لیکن اللہ کی نصرت و امداد سے اس کا انجام مسلمانوں کے حق میں ایسی عظیم فتح و کامرانی کی صورت میں سامنے آیا کہ اس فتح نے تمام مخالف گروپوں یعنی منافقین، یہود ومشرکین کی کمر توڑ دی۔

تمام مہاجرین وانصار اور آقائے دوعالم حضور ﷺ نے خندق کی کھدائی میں حصہ لیا۔ خندق کی کھدائی کا کام تقریباً پندرہ سے بیس دن تک جاری رہا۔ حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے تین دن تک فاقہ کشی فرمائی۔ حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے پیٹ پر پتھر باندھے۔

غزوۂ احزاب کے موقع پر سرور کونین حضور ﷺ نے اللہ کے حضور یہ دعا فرمائی، مفہوم: اے کتاب نازل کرنے والے اللہ اور اے جلد حساب کرنے والے! ان گروہوں کو شکست دے۔ اے اللہ ان کو شکست دے اور ان کے پاؤں اکھاڑ دے۔ آپ ﷺ اکثر یہ دعا بھی فرماتے، مفہوم: اے اللہ ہمارا پردہ رکھ اور ہمارے خوف کو دور فرمادے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا قبول ہوئی اور ایک زوردار آندھی آئی جس نے طوفان کی شکل اختیار کی اور دشمن بھاگ گئے۔ حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ کا فرمان کا مفہوم ہے: اللہ نے میری مدد بادصبا کے ذریعے کی۔ اس مدد کا تذکرہ سورۃ الاحزاب میں ان الفاظ میں آیا ہے، مفہوم: پس ہم نے ان پر ایسی ہوا بھیجی اور ایک ایسا لشکر بھیجا جسے تم نہیں دیکھ سکتے۔

تمام غزوات کے جائزے سے یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں کہ توکل علی اللہ، باہمی اتحاد واتفاق، خوف الٰہی اور شوق شہادت کے جذبات ہوں تو دنیا کی کوئی طاقت مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یہ بات صد فیصد درست ہے کہ جن کے دلوں میں خوف الٰہی نہیں ہوتا ان کے دلوں میں دشمن کا خوف چھایا رہتا ہے۔ جیسا کہ مشرکین کے بارے میں ارشاد الٰہی کا مفہوم ہے: ان کے دلوں میں خدا سے زیادہ تمہارا خوف چھایا ہوا ہے۔

یااللہ مسلمانوں کے دلوں میں خوف الٰہی کی وہ حرارت شعلہ فگن کردے کہ دشمنان اسلام پر بجلی بن کر گریں۔ اے رب کریم عالم اسلام اور وطن عزیز کو غیر مستحکم اور تنہا کرنے کی ابلیسی سازشوں کو ناکام بنادے۔ اے رب کریم ذوالجلال والاکرام! مسلمانوں کو عالمی و اندرونی سازشوں سے پاک کرنے کے لیے باہمی اتحاد واتفاق کی دولت سے مالا مال کردے۔ اے رب کریم! غزوات کے اس جائزے کو دور حاضر کے لیے باعث رشد وہدایت بنادے اور جذبہ ایمانی، خوف الٰہی، باہمی اتحاد واتفاق میں اضافہ فرمادے۔ آمین!

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

❀❀❀

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام پشاور میں توسیع دعوت پروگرام

انڈسٹریل اسٹیٹ پشاور کی لیبر کالونی کی مسجد عثمانیہ میں حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کی مقامی تنظیم پشاور غربی نے توسیع دعوت کے سلسلے میں ایک تقریب کا انعقاد کیا۔ جس میں مقامی تنظیم پشاور غربی کے ملتزم رفیق محترم ناصر صافی نے ''فرائض دینی کا جامع تصور'' کے عنوان سے شرکائے مجلس سے خطاب کیا۔

انہوں نے کہا کہ الحمدللہ ہم اسلام کے نام لیوا ہیں اور اسلام سے وابستگی کو اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں البتہ ہم میں سے اکثر لوگوں پر واضح نہیں ہے کہ اسلام کا مفہوم کیا ہے؟ اسلام دین ہے یا مذہب؟

لفظ دین کا لغوی مفہوم ہے، بدلہ، یعنی جزاء اور سزا۔ مالک یوم الدین کا ترجمہ ہے بدلے کے دن کا مالک۔ یاد رہے کہ جزاء اور سزا کسی قانون کے تحت ہوتی ہے۔ اللہ کے نزدیک تو دین صرف اسلام ہی ہے۔ مسجد میں موجود حاضرین کی تعداد تقریباً 100 تھی۔ مسجد کے امام صاحب نے جناب ناصر صافی کے درس دینے کے انداز اور خطابت کو بہت پسند کیا۔ امام مسجد نے مقامی امیر نعمان اعظم سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے پروگرامات کے لیے میری جگہ حاضر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے۔

(رپورٹ: فیصل الرحمٰن)

امیر محترم کا سالانہ تنظیمی دورہ حلقہ سرگودھا

17 فروری 2019ء کو صبح 8:45 بجے امیر محترم حلقہ سرگودھا کے سالانہ تنظیمی دورے پر تشریف لائے۔ حلقہ کے ناظم تربیت ڈاکٹر جاوید اقبال نے اُن کا اپنی رہائش گاہ پر استقبال کیا جہاں امیر حلقہ رفیع الدین شیخ اور نائب ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالسمیع بھی موجود تھے۔ ملاقات کے بعد امیر محترم صبح دس بجے مرکز تنظیم اسلامی جامع القرآن سرگودھا تشریف لائے۔ مرکز میں 70 کے قریب رفقاء تنظیم، جن کا تعلق میانوالی، بھکر، جوہر آباد اور سرگودھا سے تھا، امیر محترم کے منتظر تھے۔

پروگرام کی پہلی نشست کا آغاز دس بجے ہوا۔ امیر حلقہ اور مقامی امراء نے امیر محترم سے اپنے اپنے نظم کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد امیر محترم کی رفقاء کے ساتھ سوال و جواب کی نشست ہوئی جس میں امیر محترم نے رفقاء کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ پونے بارہ بجے رفقاء نے تنظیم بانی محترمؒ کی ویڈیو ''نبی ﷺ سے تعلق کی بنیادیں'' بذریعہ ملٹی میڈیا سماعت فرمائی۔ امیر محترم ڈاکٹر عبدالسمیع کے ہمراہ حلقہ کی شوریٰ سے ملاقات کے لیے حلقہ دفتر میں تشریف لائے جہاں حلقہ کی شوریٰ سے تفصیلی تعارف حاصل کیا اور شرکاء سے سوال و جواب بھی کیے۔ یہ ملاقات 1:00 بجے تک جاری رہی۔

1:00 بجے نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد امیر محترم نے 1:30 پر رفقاء تنظیم اور ان کی طرف سے خصوصی طور پر مدعو کیے گئے 100 کے قریب زیر دعوت احباب شرکاء سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے سورۃ العصر کی روشنی میں انسان کی کامیابی کے لیے چار بنیادی شرائط بیان فرمائیں۔ جنہیں حاضرین مجلس نے بڑی دلجمعی سے سماعت فرمایا۔ اس کے بعد آخر میں سب کے لیے دعا فرمائی۔ امیر محترم 2:30 پر لاہور واپسی کے لیے سرگودھا سے روانہ ہوگئے۔ (رپورٹ: محمود عالم)

مقامی تنظیم تیمرگرہ کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام

حلقہ ملاکنڈ کی مقامی تنظیم تیمرگرہ کے زیر اہتمام گاؤں میاں بانڈہ میں ایک دعوتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام ملتزم رفیق جناب ڈاکٹر اسرار الدین کے خصوصی تعاون سے منعقد کیا گیا۔ نماز عشاء کے بعد جناب محمد نعیم نے قرآن مجید کی ''اہمیت اور فضیلت'' پر بات کی۔ عشائیے اور نماز عشاء کے بعد جناب اسرار الدین کی بیٹھک میں تقریباً 30 احباب اور آٹھ رفقاء نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ جناب محمد نعیم نے احباب اور رفقاء کے سامنے ''قرآن مجید کا مطالبہ، عبادت رب کیا، کیوں اور کیسے؟'' کے موضوع پر بات کی۔ تمام سامعین اول تا آخر پروگرام میں شامل رہے اور پروگرام کو خوب سراہتے ہوئے مکمل تعاون کا اظہار کیا۔ اس پروگرام کا دورانیہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تھا۔ اللہ سے دعا ہے کہ تمام ساتھیوں کی اس سعی کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین! یا رب العالمین

(مرتب: محمد یاسین)

حلقہ ملاکنڈ کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع

حلقہ ملاکنڈ کے زیر اہتمام 3 مارچ 2019ء کو سہ ماہی تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ انتہائی سرد موسم برف باری کے باوجود بھی رفقاء کی حاضری تسلی بخش تھی۔ اجتماع کا موضوع ''منہج انقلاب نبوی'' تھا۔ اجتماع کا باقاعدہ آغاز شاہد لطیف کے درس قرآن سے ہوا۔ انہوں نے درس قرآن میں واضح کیا کہ دین حق کے غلبہ کے لیے ایک منظم جماعت کا ہونا بہت ضروری ہے اور حق کا غلبہ مال و جان کی قربانی کے بغیر ناممکن ہے۔

منہج انقلاب نبوی کے تین حصوں دعوت و جماعت، تربیت و صبر محض اور اقدام کو مقررین محمد نعیم، فیض الرحمٰن اور شوکت اللہ نے انتہائی مدلل انداز میں بیان کیا۔ درس حدیث اور حکایت صحابہؓ پر ممتاز بخت اور جہانگیر خان نے گفتگو کی۔ اس اجتماع میں شرکت کے لیے محترم میجر (ر) فتح محمد بھی پشاور سے تشریف لائے۔ انہوں نے رفقاء سے نصیحانہ گفتگو کی۔ مولانا شعیب کی دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: ابوکلیم محسن)

حلقہ پنجاب شمالی، تلہ گنگ میں سہ روزہ دعوتی پروگرام

حلقہ پنجاب شمالی کے طے شدہ شیڈول کے مطابق تنظیم اسلامی راولپنڈی کینٹ اور لالہ زار کے 20 رفقاء کلمہ چوک راولپنڈی سے بعد نماز عصر تلہ گنگ (مدنی چوک) کے لیے روانہ ہوئے۔ تقریباً رات 08:15 بجے رفقاء تلہ گنگ تنظیم اسلامی کے آفس میں پہنچے اور وہاں منتظم منصور صاحب اور امیر تنظیم اسلامی پنڈی گھیپ مولانا خان بہادر نے پُرتپاک استقبال کیا۔ نماز عشاء باجماعت حلقہ آفس میں ادا کی گئی۔ بعد نماز عشاء فاروق قریشی نے حدیث مبارکہ کا مطالعہ کروایا۔ کھانے کے بعد رفقاء نے آرام کیا۔

2 فروری بروز ہفتہ تمام رفقاء نے نماز فجر قریبی مقامی جامع مسجد میں ادا کی۔ مسجد میں نماز فجر کے بعد معمول کے مطابق درس قرآن ہوتا ہے۔ اس دن مسجد کے محترم خطیب نے کمال شفقت کے ساتھ اپنی جگہ مولانا خان بہادر کو دعوت دی کہ وہ آج درس دیں۔ جناب خان بہادر نے سورۃ الاعراف کی آیات 155 تا 157 کی روشنی میں گفتگو کی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز سورۃ الحج کے آخری رکوع کے درس قرآن سے ہوا۔ درس کے بعد ضیاء الحق نے دعوت دین کی فضیلت کے موضوع پر مختصر گفتگو کی۔ اس کے بعد دعوتی پروگرام کا آغاز ہوا جس میں شہر کے دو مختلف مقامات پر کیمپس لگائے گئے۔ جہاں بک سٹال بھی لگایا گیا اور پانچ ہزار کی تعداد میں ہینڈ بلز تقسیم کیے۔ وفود کی شکل میں شہر کی اہم شخصیات سے ملاقاتیں کی گئیں۔ رفقاء نے بھرپور جذبہ ایمانی کے ساتھ دعوتی مہم میں حصہ لیا۔ یہ پروگرام 11 بجے سے ظہر تک جاری رہا۔ دوران دعوت لوگوں میں درس قرآن کے دعوت نامے بھی تقسیم کیے گئے۔ نماز عصر کے بعد ''دینی فرائض کے جامع تصور'' کے موضوع پر جناب

رضوان حیدر نے انتہائی پُر اثر اور جامع درس دیا۔ درس میں اہل علاقہ سے تقریباً 25 احباب نے شرکت کی۔ بعدازاں قربِ الٰہی کے دو مراتب کے موضوع پر کرنل (ر) محترم ارشد نے مذاکرہ کروایا جس میں رفقاء نے دلچسپی سے حصہ لیا۔

3 فروری 2019ء بروز اتوار حسب سابق مولانا خان بہادر کو درس قرآن کے لیے درخواست کی گئی جس پر انہوں نے سورۃ آل عمران آیات 102 تا 104 ''امت مسلمہ کے لیے سہ نکاتی لائحہ عمل'' کے موضوع پر درس دیا۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی کے دفتر میں جماعت کی اہمیت وضرورت کے موضوع پر وقار احمد نے مذاکرہ کروایا۔ ناشتے کے بعد جناب مظہر راٹھور نے ''رسول انقلاب کا طریقہ انقلاب'' کے موضوع پر مذاکرہ کروایا۔ آج کا آخری موضوع مطالعہ حدیث تھا جس کی ذمہ داری حسیب حامد نے ادا کی۔ انہوں نے تکبر اور غصہ کی شناعت کے موضوع پر احادیث بیان کیں۔ اس کے بعد ناظم پروگرام جناب اشتیاق حسین نے اختتامی کلمات اور دعاء کے ساتھ پروگرام کا باقاعدہ اختتام کیا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی وجہد کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ (مرتب: رفیق تنظیم)

ناظم دعوت حلقہ پنجاب جنوبی کا دورہ وہاڑی

ناظم دعوت حلقہ پنجاب جنوبی جناب محمد سلیم اختر 9 فروری 2019ء بروز ہفتہ وہاڑی کے ماہانہ دورہ پر روانہ ہوئے۔ تنظیم اسلامی وہاڑی کے مرکز شیخ کاٹن کالونی میں اُن کا ماہانہ درس قرآن کا پروگرام طے تھا۔ اُنہوں نے ''صراط مستقیم اور شیطان کا حملہ'' کے عنوان پر درس قرآن دیا۔ موصوف نے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور اقبال کے اشعار سے مزین خصوصی خطاب فرمایا۔ انہوں نے شیطان کے حملوں کو سامعین کے سامنے رکھا۔ اور اس کے حملوں سے بچنے کی راہ بتلائی۔ تقریباً سو سے زائد شرکاء نے درس سنا۔

(مرتب: شوکت حسین انصاری)

امیر حلقہ پنجاب جنوبی کا دورہ بہاولپور ولودھراں

امیر حلقہ جناب ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی نے اپنی صحت یابی کے بعد حلقہ میں اپنے دوروں کا آغاز اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع کر دیا ہے۔ 27 جنوری کو تونسہ شریف کا دورہ کیا۔ 17 فروری 2019ء بروز اتوار سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور میں واقع دی نیکسس سکول میں دس بجے خطاب کیا۔ امیر تنظیم بہاولپور جناب ارسلان خالد نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ امیر حلقہ کے خطاب کا موضوع ''فرائض دینی کا جامع تصور'' تھا۔

آپ نے ایک گھنٹہ خطاب فرمایا۔ تقریباً 60 افراد اور رفقاء نے خطاب سنا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں مسلمانوں کے دینی فرائض کا جامع تصور سامعین کے سامنے رکھا کہ بندگی رب، دعوت بندگی اور نظام بندگی ہمارے تین بنیادی دینی فرائض میں ان فرائض کو سرانجام دینے کے لیے تین ہی لوازم میں جماعتی زندگی اختیار کرنا، جماعت کا نظام بیعت کا نظام ہو اور پھر ان فرائض کو ادا کرنے کے لیے جہاد لازم ہے۔ ظہر کے بعد امیر حلقہ بہاول پور سے لودھراں روانہ ہوئے۔ لودھراں کے نقیب جناب علی ساقی نے اپنے ہاں ایک پروگرام رکھا ہوا تھا۔ ایک سکول میں امیر حلقہ نے عظمتِ قرآن کے موضوع 45 منٹ کا خطاب فرمایا۔ جس میں 25 کے قریب شرکاء نے شرکت کی۔ اس کے بعد ملتان روانگی ہوئی۔ راستہ میں ایک منفرد رفیق جناب قاری حفیظ الرحمٰن شاہ سے ملاقات کی۔ نماز عصر ادا کی۔ اور پھر ملتان کے لیے عازم سفر ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امیر حلقہ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور وہ اسی طرح دین کی دعوت کا کام کرتے رہیں اور ان مساعی کو ہم سب کے لیے توشہ آخرت بنائے۔

(مرتب: شوکت حسین انصاری)

رفقاء متوجہ ہوں

ان شاء اللہ ''قرآن اکیڈمی K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور'' میں

امراء ونقباء تربیتی و مشاورتی اجتماع

12 تا 14 اپریل 2019ء

(بروز جمعۃ المبارک نمازعصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ امراء ونقباء اس میں شامل ہوں،

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0300-8496640 / 042-37520902

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 79-(042)35473375

دعائے صحت کی اپیل

☆ مرکزی شعبہ نشرواشاعت کے کمپوزر محمد مشتاق کی والدہ علیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

☆ رفیق تنظیم اسلامی اور مکتبہ خدام القرآن، لاہور کے کارکن شاہد ندیم اور قرآن اکیڈمی لائبریری کے اسسٹنٹ زاہد ندیم کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0306-4515525

☆ مقامی امیر لاہور وسطی نثار احمد خان کی والدہ وفات پا گئیں۔

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، نوشہرہ کے معتمد محترم جاں نثار اختر کے پھوپھا وفات پا گئے

☆ علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور کے رفیق محمد حسن کی خوش دامن وفات پا گئیں۔

☆ حلقہ لاہور شرقی کے ملتزم رفیق اور نقیب اُسرہ جناب مجاہد حسین باجوہ کے ماموں وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0323-4051975

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا

قرارداد مقاصد ـــــ ایک اہم دستاویز

قراردادمقاصد کے نکات

- اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کل کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکمِ مطلق ہے۔ اُس نے جمہور کے ذریعے مملکت پاکستان کو جو اِختیار سونپا ہے، وہ اُس کی مقررہ حدود کے اندر مقدس امانت کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔
- مجلس دستور ساز نے جو جمہور پاکستان کی نمائندہ ہے، آزاد وخود مختار پاکستان کے لیے ایک دستور مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے:
- مملکت اپنے اختیارات واقتدار کو جمہور کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی۔
- اسلام کے جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور عدلِ عمرانی کے اصولوں کا پورا اتباع کیا جائے گا۔
- مسلمانوں کو اس قابل بنادیا جائے گا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو قرآن وسنت میں درج اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق ترتیب دے سکیں۔
- اس امر کا قرار واقعی اہتمام کیا جائے گا کہ اقلیتیں، اپنے مذاہب پر عقیدہ رکھنے، عمل کرنے اور اپنی ثقافتوں کو ترقی دینے کے لیے آزاد ہوں۔
- وہ علاقے جواب تک پاکستان میں داخل یا شامل ہو جائیں، ایک وفاق بنائیں گے۔
- صوبوں کو مقررہ اختیارات واقتدار کی حد تک خود مختاری حاصل ہوگی۔
- بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی اور ان حقوق میں جہاں تک قانون واخلاق اجازت دیں، مساوات، حیثیت ومواقع کی نظر میں برابری، عمرانی، اقتصادی اور سیاسی انصاف، اظہارِ خیال، عقیدہ، دین، عبادت اور جماعت کی آزادی شامل ہوگی۔
- اقلیتوں اور پسماندہ وپست طبقات کے جائز حقوق کے تحفظ کا قرار واقعی انتظام کیا جائے گا۔
- نظامِ عدل گستری کی آزادی پوری طرح محفوظ ہوگی۔
- وفاق کے علاقوں کی صیانت، آزادی اور جملہ حقوق، بشمول خشکی وتری اور فضا پر صیانت کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

تاکہ اہل پاکستان فلاح و بہبود کی منزل پا سکیں اور اقوام عالم کی صف میں اپنا جائز وممتاز مقام حاصل کریں اور امن عالم اور بنی نوع انسان کی ترقی وخوش حالی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرسکیں۔

The Myth of Gandhi

Dr. Ambedkar, an Indian jurist, economist, politician and social reformer who inspired the Dalit Buddhist movement and campaigned against social discrimination towards the untouchables (Dalits), was independent India's first law and justice minister, the architect of the Constitution of India, and a founding father of the Republic of India. In his book, comprising memoirs, Dr. Ambedkar wrote that from the beginning to the end, Gandhi was loyal to imperialism. The Western news media and their Indian allies by a massive propaganda exercise created the illusion of sainthood around Gandhi but nothing can be farther from the truth. Gandhi worshipped British imperialism and too often proudly proclaimed himself a lover of the Empire.

Arundhati Roy, the Booker prize winning author, has reproduced Dr. Ambedkar's book and reiterated the fact that Gandhi was a proponent of discrimination.

Speaking at Kerala University Arundhati Roy, described the generally accepted image of Gandhi as a lie.

"It is time to unveil a few truths about a person (Gandhi) whose doctrine of nonviolence was based on the acceptance of a most brutal social hierarchy ever known, the caste system ... Do we really need to name our universities after him?" Roy said.

It is essential to note the three fundamental trends which all along persisted underneath all of Gandhi's "activities". They were:

(1) His loyalty to the British Empire,

(2) His apathy with regard to the Indian "lower castes", The indigenous Hindu population of India,

(3) His hatred for the Muslims, who had ruled India for more than a thousand years, and

(4) His virulent anti-African racism.

On June 2, 1906 Gandhi commented in the Indian Opinion that "Thanks to the Court's decision, only clean Indians (meaning upper caste Hindu Indians) or colored people other than Kaffirs, can now travel in the trains."

On September 9, 1905, Gandhi wrote about the local Africans as: "in the majority of cases it compels the native to work for at least a few days a year" (meaning that the locals are lazy).

Nothing could be farther from the truth that Gandhi fought against Apartheid in South Africa, which many propagandists in later years wanted people to believe.

He was all in favor of continuation of White domination and the oppression of Blacks and Muslims in South Africa.

Gandhi always advised Indians not to align with other political groups in either colored or African communities, or Muslims. He was strongly opposed to the commingling of races.

In the Indian Opinion of September 24, 1903, Gandhi said: "We believe as much in the purity of races as we think they (the Whites) do... by advocating the purity of all races."

Again on December 24, 1903, in the Indian Opinion Gandhi stated that: "so far as British Indians are concerned, such a thing is particularly unknown. If there is one thing which the Indian cherishes more than any other, it is purity of type."

When he was fighting on behalf of Indians, he was not fighting for all the Indians, but only for his rich merchant class upper caste Hindus and certainly not for the Dalits (untouchables) or Muslims!

The caste system in India is thousands of years old but still defines the status of hundreds of millions of people in India, namely, the "untouchables", or "Dalits", who continue to suffer discrimination. Moreover, the same discriminatory treatment, or even worse in the last few decades, has been sanctioned by the so-called secular India towards Muslims.

Acefyl cough syrup
Acefylline piperazine + diphenhydramine HCl
On the way to Success
پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
بچوں اور بڑوں کیلیے
یکساں مفید
120 ml
ACEFYL
COUGH SYRUP
(Acefylline Piperazine and Diphenhydramine HCl)
Cough And Cold Treatment
PHARMA
NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762
your Health our Devotion